عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد نمبر ۵ شمارہ نمبر ۲

ہفت روزہ ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

ملۃ اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

قادیانیوں کے مگرمچھ کے آنسو اب کسی کو موم نہیں کر سکتے

دار العلوم دیوبند کے سپوت کا ایک تاریخی کارنامہ

یہ ہوائی کسی دشمن نے اُڑائی ہوگی ۔ اداریہ

اصلی اور نقلی مسیح ایک نظر میں

نعتیہ رباعیات

ضوپاش و ضیا ریز ہے خورشید حجاز — تابندہ و درخشندہ نشیب اور فراز
واللہ مساوات محمدؐ کے طفیل — اِک صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز

توحید سے سرشار ہیں سردار رُسلؐ — مفتاح الاسرار ہیں سردار رُسلؐ
کونین میں اُن کا مماثل نہ عدیل — قدرت کے وہ شہکار ہیں سردار رسلؐ

شائستہ انوار سحر ذکر رسول! — ہے نور فشاں آٹھوں پہر ذکر رسول!
کافور ہوا گرد و غبار ہستی! — صیقل گرِ ایں قلب و نظر ذکر رسول!

مشہور زمانہ ہیں نبی کے اقوال — مشکل ہے کوئی شے نہ کوئی بات محال
حاصل تجھے کرنا ہے جو وجدان حیات — امروز کو اے دوست تو فردا پہ نہ ٹال

آزاد غم گلشنِ امکاں ہوں میں — صد شکر کہ خوش فکر سا انساں ہوں میں
حاصل ہے مجھے سلطنت شعر و سخن
سردارِ دو عالم کا ثنا خواں ہوں میں

شارق انبالوی کروڑ لعل عیسن

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی

جلد نمبر ۵ شمارہ نمبر ۲

۲۷ رمضان تا ۴ شوال ۱۴۰۶ھ

مطابق

۶ جون تا ۱۲ جون ۱۹۸۶ء

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مولانا منظور احمد الحسینی

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

شعبۂ کتابت

محمد عبدالستار واحدی

بدلِ اشتراک

سالانہ /۱۰۰ روپے — ششماہی /۵۵ روپے

سہ ماہی /۳۰ روپے — فی پرچہ /۲ روپے

رابطۂ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۱۹۶۱۱

مجلس مشاورت

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند	بھارت
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن	پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف	برما
حضرت مولانا محمد یونس	بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان	متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں	جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا	برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم	کینیڈا
حضرت مولانا سعید النگار	فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف جتوئی	پشاور — نورالحق نور
گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب	مانسہرہ/ہزارہ — سید منظور احمد آسی
لاہور — ملک کریم بخش	ڈیرہ اسمٰعیل خان — ایم شعیب گنگوہی
فیصل آباد — مولوی فقیر محمد	کوئٹہ — نذیر تونسوی
سرگودھا — ایم اکرم طوفانی	حیدرآباد سندھ — نذیر بلوچ
ملتان — عطاء الرحمان	کنری — ایم عبدالواحد
بہاولپور — ذبیح فاروقی	سکھر — ایچ غلام محمد
لیہ/کروڑ — حافظ خلیل احمد راشد	ٹنڈوآدم — حماد اللہ عرف الٰہی بخش

بدلِ اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۴۰ روپے
افریقہ	۲۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

بیرون ملک نمائندے

کینیڈا — آفتاب احمد	ناروے — غلام رسول
ٹرینیڈاڈ — اسمٰعیل ناخدا	افریقہ — محمد زبیر افریقی
برطانیہ — محمد اقبال	ماریشس — ایم اخلاص احمد
اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن	ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک — محمد ادریس	بنگلہ دیش — محی الدین خان

عبدالرحمان یعقوب باوا نے کلیم الحسن نقوی انجمن پریس سے چھپواکر ۲۰/۱ے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی سے شائع کیا۔

اخبار ختم نبوت

قادیانیوں کے مگرمچھ کے آنسو اب کسی کو موم نہیں کر سکتے

مولانا محمد بلال مظاہری، مولانا محمد اقبال، مولانا محمد موسیٰ، مولانا طیب کا مشترکہ بیان

حضرت مولانا محمد بلال مظاہری، مولانا محمد اقبال، مولانا محمد موسیٰ، مولانا طیب عباسی نے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ قادیانیت دن بدن زوال پذیر ہو رہی ہے اور برطانیہ کے مسلمان اس بات سے واقف ہو چکے ہیں کہ قادیانیت کیا ہے؟ اب ان کے مگرمچھ کے آنسو کسی کو موم نہیں کر سکتے۔ انہوں نے نوجوانوں سے بھی گزارش کی وہ قادیانیت سے متعلق معلومات رکھیں اور جہاں کہیں قادیانی اپنے مذہب کو پھیلانے کی کوشش کریں ان کا وہیں ناطقہ بند کریں۔ ان حضرات نے قادیانیوں کے سالانہ اجتماع کے بعد ایک عظیم الشان اجتماع کرنے کا بھی ارادہ کیا ہے۔ تاکہ قادیانیوں کے اعتراضات اور واویلا کا مدلل جواب دیا جا سکے۔ انہوں نے برطانیہ کے مسلمانوں سے بھی اپیل کی ہے وہ ہر قسم کا تعاون کریں

انگلستان مرزائیت کا قبرستان بن جائے گا۔ مولانا اللہ وسایا

قصور مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کی دعوت پر حضرت مولانا اللہ وسایا قصور تشریف لائے۔ جامع مسجد اعلامیہ قصور کی جامع مسجد میں آپ نے خطبہ جمعہ دیا، نماز جمعہ کی امامت کی اور نماز کے بعد دو گھنٹے مفصل بیان میں مولانا نے اپنی تقریر میں مرزا قادیانی کی جھوٹی پیشین گوئیوں کی قلعی کھول کر رکھ دی۔ آپ نے قادیانیت کی تاریخ پہلے دن سے آج تک بیان فرمائی اور کہا کہ ایک وقت تھا جب مرزا کو کافر کہنے پر ایک ایک عالم دین پر چودہ چودہ مقدمات قائم کئے گئے، پھر وقت آیا جب ۱۹۵۳ء میں دس ہزار جیالے مسلمانوں نے اپنی جان کا نذرانہ دیکر تحریک ختم نبوت کو آگے بڑھایا اور ایک یہ وقت آگیا ہے کہ آج قادیانیت منہ چھپاتی پھر رہی ہے۔ اور ہر قادیانی قانون کی زد میں ہے۔ مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ مرزا قادیانی نے خود کہا تھا کہ "میں حکومت برطانیہ کا خود کاشتہ پودا ہوں" آج انگریز کی قائم کردہ جھوٹی نبوت سمٹی ہوئی وہیں پہنچ گئی جہاں کا خمیر تھا کے مصداق انگلستان کی سرزمین میں دفن ہونے والی ہے دنیا بھر سے مرزا کے پیروکار سمٹ سمٹ کر برطانیہ پہنچ رہے ہیں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان کے تعاقب میں وہاں پہنچ چکی ہے۔ اور ان شاء اللہ اب زیادہ دیر کی بات نہیں کہ یہی انگلستان مرزائیت کا قبرستان بن جائے گا۔ مولانا موصوف نے قادیانیت کے سلسلہ میں حکومت اور مسلمان سرکاری افسروں کی بے حسی پر شدید اظہار افسوس کیا اور کہا کہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ اب قادیانیت کے گرد اپنا گھیرا تنگ کرتے چلے جائیں اور قادیانیوں کی ہر نقل و حرکت پر کڑی نگاہ رکھیں۔

کچا کھوہ میں معراج النبیؐ کانفرنس سے مولانا زرین خان اور مولانا دین پوری کا خطاب

کچا کھوہ (نمائندہ ختم نبوت) مدرسہ عربیہ تعلیم الاسلام رجسٹرڈ جامع مسجد صدیق اکبرؓ و ہاشمی مورڈ کی سالانہ معراج النبیؐ کانفرنس سے مولانا زرین خان مبلغ تحفظ ختم نبوت نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دین اسلام کے لئے علماء حق نے بہت قربانیاں دی ہیں ہزاروں کی تعداد میں علماء حق کو پھانسی پر لٹکایا گیا درختوں کے پتے چبا کر علماء حق نے دین اسلام کی اشاعت کی۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ ملک علماء کا صدقہ ہے آج اگر علماء اس ملک میں نہ ہوتے تو ملک انگریزوں، مرزائیوں کے ہاتھ میں ہوتا آج ہم سب مرزائی ہوتے خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ خدا نے ہمیں مرزائیوں کے غلیظ عقیدہ سے محفوظ رکھا ہے آج بھی مجلس تحفظ ختم نبوت اس سلسلہ میں سرگرم عمل ہے اس موقعہ پر علامہ عبدالشکور دین پوری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دین [illegible] ہے دنیا قارون کا ورثہ ہے انہوں نے کہا کہ جن درختوں کے سایہ اور جن غاروں میں آقا نے آرام فرمایا تھا آج بھی ان سے خوشبوئیں آتی ہیں۔ اور قیامت کے دن حساب وکتاب شروع ہوگا خدا کی رضا پر اور ختم ہوگا مصطفیٰ ﷺ کی رضا پر۔ انہوں نے مزید کہا کہ لاکھوں گورنر، حکومتیں بدل سکتی ہیں لیکن قیامت تک نبی ﷺ کی رسالت کا تخت نہیں بدل سکتا یہی کلمہ، یہی شریعت یہی دین قیامت تک رہے گا اس موقع پر مولانا [illegible] نے عوام پر زور دیا کہ دین اسلام کی باتیں توجہ سے سنا کریں علاوہ ازیں دیگر علماء نے بھی خطاب فرمایا جبکہ کانفرنس کی صدارت الحاج پیر محمد غوث شاہ کونسلر ڈسٹرکٹ کونسل خانیوال نے کی اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولوی عبدالرؤف نعمانی نے سرانجام دیئے

برطانیہ میں مقیم مسلمانوں سے

برطانیہ میں مقیم مسلمانوں سے گزارش ہے کہ وہ اسلام کے ایک بنیادی اور اہم رکن "مسئلہ ختم نبوت" کے موضوع پر زیادہ سے زیادہ معلومات رکھیں تاکہ وہاں کے نوجوانوں کو اس اہم موضوع سے متعلق ہر اشکال کے مدلل جواب دے سکیں۔ اس سلسلے میں کتابوں کی ضرورت ہو تو ہم سے رجوع کریں۔ اور اپنے علم میں اضافے کے لئے "ہفت روزہ ختم نبوت" کا ضرور مطالعہ کریں۔ اس رسالے میں "مسئلہ ختم نبوت" اور قادیانیت سے متعلق نہایت اہم اور گرانقدر مقالات شائع ہوتے رہتے ہیں۔ جو حضرات اس رسالے کو حاصل کرنا چاہیں وہ "اسلامک اکیڈمی آف مانچسٹر" کو ۔۔۔ ۱۲ پونڈ کا چیک یا پوسٹل آرڈر بھیج کر رسالہ منگوا سکتے ہیں۔ یہ یاد رہے کہ چیک اور پوسٹل آرڈر WEEKLY KHATME NABUWAT کے نام بنوائیں۔ ان شاء اللہ رسالہ آپ کے گھر پہنچ جایا کرے گا۔

قادیانیوں کی اشتعال انگیز حرکتیں اور مقامی

انتظامیہ کی پر امن خاموشی پر اظہار افسوس

کرزی (نمائندہ ختم نبوت) مقامی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کرزی کے اطلاعات ونشریات کے سیکرٹری جناب قیصر سلطان نے اپنے ایک اخباری بیان میں مرزائیوں کی اشتعال انگیز حرکتیں اور پولیس انتظامیہ کی خاموشی پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی ابھی تک کلمہ طیبہ و دیگر قرآنی آیات کی بے حرمتی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کلمہ طیبہ کے بڑے بڑے اشکراپنی دوکانوں گھروں اور دیوار دیا عبادت گاہوں پر لگا رکھے ہیں جن سے مسلمانوں میں اشتعال پھیل رہا ہے لیکن انتظامیہ مسلسل خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے جس سے کسی وقت بھی بڑا تصادم ہو سکتا ہے۔

قادیانیوں کا بائیکاٹ کیا جائے

گھاروہیں شوشل ویلفئر کی طرف سے جلسہ معراج النبی میں صوفی حبیب وارثی نے ایک قرارداد پیش کی ہے کہ گھارو شہر میں قادیانیوں کی تمام مشروبات کا بائیکاٹ کیا جائے اور اخبار جنگ کا نمائندہ طارق شاہد قادیانی ہے اور اخبارات کی ایجنسی عبدالمجید قادیانی کے پاس ہے اور پاکولا کمپنی کی مشروبات کی ایجنسی بھی ان کے پاس ہے تمام گھارو کے شہریوں سے اپیل کی گئی ہے حاضرین جلسہ نے ہاتھ اٹھا کر شوشل بائیکاٹ کا اعلان کیا کہ آئندہ ان سے کوئی لین دین نہیں کیا جائے گا۔

باٹلے میں ینگ مسلم عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد

باٹلے برطانیہ میں ۲۰ اپریل ۱۹۸۶ء بروز اتوار کو بعد نماز ظہر باٹلی ٹاؤن ہال میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا جس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی جوانان ختم نبوت کے صدر مولانا محمد بلال مظاہری، مولانا عبدالرحیم مظاہری اور مولانا پروفیسر ادریس صاحب، مولانا محمد اسلم صاحب دھورات مولانا محمد انس، مولانا زبیر ملی مولانا حسین تھکر، مولانا عثمان دورلیشی مولانا عبدالمنعم، مولانا محمد ابراہیم خان، مولانا محمد یوسف ٹیمول نے شرکت کی، مولانا محمد سلیم دھورات نے جوانوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اب ہم کو قادیانیوں کے خلاف صف آرا ہونا ہوگا اس لیے کہ اب ان کا مرکز لندن ہے اور ان کا ہدف تم ہو مولانا یوسف ٹیمول نے تحریک ختم نبوت پر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تحریک ختم نبوت تو وہ تحریک ہے جس کے لیے پانچ سال کے بچے سے لے کر ۸۰ سال کے بوڑھوں نے قربانیاں دی ہیں، مولانا پروفیسر ادریس صاحب مولانا حسین ظفر، مولانا الٰہی مولانا ابراہیم خان نے قادیانیوں کے کفریہ عقائد پر روشنی ڈالی۔ جلسہ میں یہ بھی اعلان کیا گیا کہ جوانان ختم نبوت کی دوسری کانفرنس بہت جلد بعد الرمضان لندن میں ہوگی اور آخر میں مولانا بلال مظاہری کی دعا سے جلسہ اختتام کو پہنچا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا وفد

ناروے، کینیڈا اور امریکہ کا دورہ کرے گا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس عاملہ کا اجلاس زیر صدارت امیر مرکزیہ مولانا خواجہ محمد خان صاحب منعقد ہوا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ عالمی سطح پر قادیانیت کا تعاقب کرنے کے لیے مجلس کا وفد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر دوئم حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب کی سربراہی میں بیرونی دنیا کا دورہ کرے۔ وفد کے ارکان میں مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا اللہ وسایا، جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا شامل ہوں گے۔ یہ وفد ڈنمارک، ناروے، کینیڈا اور امریکہ میں ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب کرے گا۔ علاوہ ازیں برطانیہ میں عالمی مجلس کے دفتر کی خریداری و افتتاح، ریفریشر کورس اور مجلس کی شاخیں قائم کرنے کے علاوہ برطانیہ کے طول و عرض میں کانفرنسوں سے بھی خطاب کرے گا۔ برطانیہ میں تمام کام مولانا یوسف متالا کی نگرانی میں ہوگا۔ جبکہ برطانیہ میں دفتر کے قیام کے موقع پر عالمی مجلس عرب امارات ایک نمائندہ بھی شریک ہوں گے۔ وفد کو اختیار دیا گیا کہ وہ باہر کی دنیا میں زیادہ سے زیادہ ختم نبوت کے پیغام کو عام کرنے کی ضرورت کے پیش نظر اس سفر میں زیادہ سے زیادہ ممالک بالخصوص مغربی جرمنی کا بھی دورہ کرے یہ وفد چاہے جو ماہ تک بیرونی دنیا کا دورہ کرے گا۔ ہر جگہ مجلس کی شاخیں، اور دفاتر کا قیام عمل میں لائے گا۔ وفد واپسی پر مرکزی مجلس عاملہ کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کرے گا۔ جس کی روشنی میں مزید بیرونی دنیا میں دورہ کے پروگرام کو مرتب کیا جائے گا۔ اسی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ نشر و اشاعت کو مزید وسعت دینے کے لیے مولانا محمد یوسف لدھیانوی ناظم نشر و اشاعت۔ مولانا عزیز الرحمٰن ناظم اعلیٰ اور مولانا ضیاء القاسمی پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جو جدید خطوط پر شعبہ نشر و اشاعت کو وسعت دے گی۔ اس شعبہ کے سربراہ و صدر مولانا محمد ضیاء القاسمی ہوں گے۔ اجلاس میں اقوام متحدہ میں حکومت پاکستان کے نمائندگان کی بے حسی پر شدید احتجاج کیا گیا۔ کہ انہوں نے حکومت پاکستان کے مرزائیت کے متعلق اقدامات کا صحیح رخ اور اصل موقف کسی مسلم ملک کے رکن کے سامنے واضح نہیں کیا اور کسی مسلمان ملک کو اپنا ہمنوا بنانے کی زحمت نہیں کی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ قادیانیوں ایسی دہشت گرد تخریب کار اور قاتل جماعت کو پروپیگنڈا کا بیجا موقع فراہم کیا گیا۔

●●

اخبار ختم نبوت

کوئٹہ میں قادیانیوں کے خلاف نوجوانوں کا ایک روزہ جہاد

رپورٹ: حافظ حسین احمد شرودی سیکرٹری مجلس بلوچستان

غالباً ۲۰ اپریل کی شب کو حکومت سے مایوس ہو کر مسلمان طلباء نے کوئٹہ میں واقع قادیانی عبادت گاہ سے کلمہ مٹایا قادیانیوں نے کوئی مزاحمت نہ کی البتہ طلباء کے جانے کے بعد کلمہ طیبہ کی عبارت کو عبادت گاہ کے محراب پر کندہ کرایا تاکہ آسانی سے ہٹایا نہ جا سکے جس پر مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین نے ڈی سی کوئٹہ سے ملاقات کی اور صورت حال سے انہیں باخبر کیا مگر وہاں سے کوئی اقدام نہیں کیا گیا دریں اثناء ۲۸ اپریل کو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بلوچستان آل پارٹیز کی تشکیل نو ہوئی اور اسی مجلس میں مسئلے کے ہر پہلو پر غور و خوض کے بعد طے پایا کہ حکومت کو اقدام کرنے کے لیے ایک ہفتے کی مہلت دی جائے اور ۹ مئی کو جلسہ عام اور مظاہرے کا پروگرام ترتیب دیا گیا ۸ مئی کو مجلس عمل کی آخری میٹنگ ہوئی ۸ مئی تک حکومت کی جانب سے کوئی رابطہ قائم نہیں کیا گیا تو مظاہرے اور جلوس جلسے کے انتظامات کو آخری شکل دے دی گئی، قبل ازیں قادیانی مرزا خانے پر قبضے کا اعلان کیا گیا تھا مگر صوبائی امیر حاجی محمد زمان خان کے توسط امیر مرکزیہ حضرت مولانا خان محمد مدظلہم صاحب کا پیغام پڑھ کر سنایا کہ ۸ مئی کو مرکز کی سطح پر حکومت سے سابقہ پروگرام کے مطابق بات ہو رہی ہے لہٰذا جلسہ اور مظاہرہ بحال رہے قبضے کا پروگرام تاحکم ثانی ملتوی کیا جائے چنانچہ ۹ مئی کو جمعہ کی نماز کے بعد کوئٹہ کی مرکزی شاہراہ قندھاری بازار کے بیچوں بیچ اتحاد چوک پر ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں شہر کی مساجد سے خطباء کی قیادت میں لوگ جلوس کی صورت آکر جلسہ میں شریک ہوتے رہے ہزاروں افراد پر مشتمل اس اجتماع میں مجلس عمل کے رہنماؤں معززین شہر اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے متعلق لوگوں کے نمائندوں نے خطاب کیا عصر کی اذان ہونے پر جلسے کے اختتام اور قادیانی عبادت گاہ کی طرف مارچ کے پروگرام کے التواء کا اعلان کیا گیا لیکن اولوالعزم طالب علموں کی کئی جماعتیں یہ کہہ کر کہ مذاکرات کرکے حکومت ہمارے ساتھ ہمیشہ دھوکہ کر چکی ہے قادیانی عبادت گاہ کی طرف بڑھے انہیں سمجھانے کی کوشش کی گئی مگر شاید عملی اقدام پران کے پختہ عزائم نے ان کے کان بند کر رکھے تھے پولیس نے فاطمہ جناح روڈ پر واقع قادیانی عبادت گاہ کو گھیرے میں لے رکھا تھا خالی ہاتھ طلباء اور مسلم نوجوانوں کی مڈبھیڑ ابتداً میں پولیس سے ہوئی تو پولیس نے اپنی روایات کے مطابق لاٹھی چارج کیا مگر بپھرے ہوئے نوجوان پیچھے ہٹنے کا نام نہیں لے رہے تھے قادیانیوں نے جو عبادت خانے کے بالائی منزل پر مورچہ بند تھے اینٹ، پتھر، نوک دار گولیاں غلیل وغیرہ سٹاک کرکے سروں پر علیٹ رکھے بیٹھے تھے مسلم طلباء پر خشت باری اور پتھراؤ شروع کیا جس سے نوجوان اور مشتعل ہوئے اور پولیس کا گھیراؤ توڑ کر براہ راست قادیانیوں سے مقابلہ شروع کیا چونکہ پہلے سے تیاری نہیں کی تھی اسی اینٹوں اور پتھروں کو استعمال میں لایا گیا جو قادیانی اوپر سے پھینکتے رہے پولیس نے حالات کو کنٹرول کرنے کے لیے بے انتہا شیلنگ کی پورا کوئٹہ شہر آنسو گیس کے دھوئیں میں چھپ گیا مگر یہ درحقیقت مسلمانوں کے لیے نصرت خداوندی ثابت ہوئی لوگ محاذ جنگ پہنچ کر رنے جمع ہونے لگے جس سے انتظامیہ کو خطرہ ہوا کہ حالات بے قابو نہ ہو جائیں، طلباء سے مذاکرات کی درخواست کی اسی دوران مجلس عمل کے رہنما بھی موقع پر پہنچ گئے اب تک پرعزم طلباء جوان قادیانی مرتدوں کا مقابلہ کر رہے ہمارے نمائندوں کا کہنا ہے کہ پرجوش اور شوق شہادت سے سرشار طلباء نے پولیس کی بکتر بند گاڑیوں کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا اس ہنگامے میں دس پندرہ نوجوان سنگ باری اور قادیانیوں کے پتھراؤ نا تھوچ رہے سے شدید زخمی ہوئے ایک کثیر تعداد میں لوگ آنسو گیس کی شدت سے بے ہوش ہو گئے اور ہنگامے کے دوران محلے کی مسلم خواتین اور سکولوں کے بچوں نے بے ہوش ہونے والے طلباء کی بھرپور مدد کی اور نمک اچار اور دیگر ترش اشیاء کے علاوہ وافر مقدار میں پانی فراہم کیا ایک ہوٹل والے نے پانی کا ٹینک حاضر کر دیا بالآخر حکومت نے مجلس عمل کے قائدین کے توسط سے بڑی منتوں کے بعد طلباء کو مذاکرات پر آمادہ کر لیا، مسلم طلباء نے حکومت کو دو گھنٹوں کی مہلت دی کہ مینارے محراب وغیرہ ختم کیے جائیں محراب طیبہ ۲۹ اپریل کو حکومت نے خود ہی مٹا دیا تھا۔ کافی غور و خوض کے بعد ڈی سی کوئٹہ نے یہ تجویز دی کہ عبادت گاہ کو فی الحال سربمہر کیا جائے گا اور عدالت سے آرڈر لے کر بعد میں اس کے مینارے وغیرہ ختم کیے جائیں گے رات گیارہ بجے سرکاری حکام نے عبادت گاہ کو کفار سے خالی کرا کے سربمہر کر دیا۔ مجلس عمل کے قائدین نے خود موقع کا معائنہ کیا اور طلباء کو صورتحال بتائی جس پر ہزاروں انسانوں کا مجمع فتح مندی کے جذبات کے ساتھ جلوس کی شکل میں بازار کی شاہراہوں پر گشت کرنے کے بعد منتشر ہو گیا۔ دفعہ نمبر ۱۴۴ کے تحت ۷۵ قادیانیوں (انصاریہ احمدیہ کے ارکان) زیر حراست تھے جو ۱۲ مئی کو ضمانتوں پر رہا ہوئے ہیں۔ یہاں ایک اور بات قابل ذکر ہے کہ ایک

مولانا محمد اکرم طوفانی پر قاتلانہ حملہ

جمعۃ المبارک میں جامع مسجد ختم نبوت چک ۵ شمالی کے خطیب قاری محمد عبدالخالق صدیقی نے ۸ شم کو سرگودھا کے مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اکرم طوفانی پر مرزائیوں کی طرف سے قاتلانہ حملہ کئے جانے کی پرزور مذمت کی اور حکومت وقت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے اور مولانا محمد اکرم طوفانی پر قاتلانہ حملہ کرنے والوں کو سخت سزا دی جائے۔

لادینی سیاسی جماعت پی این پی (بزنجو کی جماعت) قادیانیوں کی حمایت میں بیان جاری کر رہی ہے جس پر یہاں کے علماء اور دین دار مسلمانوں نے شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے جرائد کے توسط سے اس جماعت کے متعلق عامۃ المسلمین کو حقائق سے واقف کرانا ضروری ہے تاکہ جو لوگ غلط فہمی میں اس کے ممبر بنے ہیں وہ توبہ کریں کہ کفر کی حمایت بھی کفر ہے۔

مولانا حفیظ الرحمان رحمانی کا تبلیغی دورہ

ٹنڈو آدم (نمائندہ ختم نبوت) مولانا حفیظ الرحمان رحمانی نے گزشتہ جمعہ کو سانگھڑ کا دورہ کیا جہاں انہوں نے فرداً فرداً علماء و عوام سے ملاقات کی بعد میں جمعہ کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ الحمد للہ قادیانیت اب دم توڑ رہی ہے اس لئے اب اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ پوری امت مسلمہ متفق ہو جائے اگر اب بھی اتفاق نہ کیا تو امت کو شدید نقصان کا اندیشہ ہے مولانا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جس سے محبت زیادہ ہوتی ہے تو محبت کی تقاضا یہ ہے کہ اس کے دشمنوں سے دشمنی زیادہ رکھی جائے اور دشمنی کی تقاضا یہ ہے کہ ان سے اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا گفتگو سلام کلام غرضیکہ ہر قسم کا تعلق ختم ہونا چاہیے۔

مولوی فقیر محمد کی طرف سے عدالت سے ایک قادیانی کو سزا دینے کا خیر مقدم

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے ربوہ کے ایک قادیانی محمد یوسف کو قادیانی عبادت گاہ کا نام مسجد لکھنے پر زیر دفعہ ۲۹۸ تعزیرات پاکستان کے تحت ریزیڈنٹ مجسٹریٹ ربوہ ملک محمد ظہور خاں کی عدالت سے ایک سال قید اور ۵۰۰ روپے جرمانہ عدم ادائیگی جرمانہ مزید دو ماہ قید کی سزا دینے کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی پر قادیانیوں کو سخت سزائیں دی جائیں انہوں نے کہا کہ ۱۹۸۴ء میں مجھی کلاس ہاؤس کے مالک قادیانی محمد یوسف نے مرزا طاہر احمد کی شان میں ایک نظم نما کلام تقسیم کی تھی جس میں قادیانیوں کی عبادت گاہ اقصیٰ کو مسجد لکھا تھا اور مجلس تحفظ ختم نبوت کی درخواست پر ۲ ستمبر ۱۹۸۴ء کو تھانہ ربوہ میں زیر دفعہ ۲۹۸ بی تعزیرات پاکستان محمد یوسف قادیانی کے خلاف مقدمہ درج ہوا تھا جس کی سماعت ریزیڈنٹ مجسٹریٹ ربوہ کی عدالت میں جاری رہی اور ۳۰ اپریل ۱۹۸۶ء کو فیصلہ سنایا گیا جس کے مطابق جرم ثابت ہونے پر مجھی کلاس ہاؤس کے مالک محمد یوسف قادیانی کو ایک سال قید ۵۰۰ روپے جرمانہ عدم ادائیگی جرمانہ مزید دو ماہ قید بھگتنا ہوگی ربوہ میں آرڈیننس کی خلاف ورزی پر پہلے مقدمہ کا فیصلہ سنایا گیا ہے۔ جس کا مسلمانوں نے خیر مقدم کیا ہے

مخدوم العلماء حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ کا دورہ ہزارہ،

(رپورٹ قاری محمد شاہ نیر مراد پوری)

حضرت اقدس مخدوم المشائخ پیر طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہزارہ ڈویژن کے دورہ پر تشریف لائے تو علماء کرام اور دیندار مسلمانوں کے حلقہ میں خوشی اور مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ حضرت اقدس کا پہلا پروگرام مبلغ اسلام مولانا ضیاء الدین صاحب کے قائم کردہ مدرسہ تجوید القرآن سراج جیوٹی۔ ایبٹ آباد کالونی ہری پور میں ۲۴، ۲۰ اپریل کو تھا یہاں پر مدرسہ کے سالانہ جلسہ کی آپ نے سرپرستی فرمائی اور اپنے دست مبارک سے حفظ اور تجوید کے فضلاء کو اسناد اور دستار فضیلت بخشیں۔ اس دو روزہ جلسہ میں مولانا سلیمان طارق اور جناب غازی احمد صاحب بھی تقاریر کیلئے مدعو تھے حضرت اقدس نے ۲۵ کو اجلاس کے اختتام پر دعا فرمائی جس میں سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔ بعد ازاں آپ نے ہری پور شہر میں مجلس تحفظ ختم نبوت ہری پور کی طرف سے ایک تقریب دعا میں شرکت فرمائی۔ اس موقع پر مولانا قاضی شمس الدین صاحب درویش والوں نے ارکان جماعت کا تعارف کرایا۔ مولانا سلیمان طارق اور مبلغ ختم نبوت خطیب خوش نوا مولانا خدا بخش صاحب خطیب صدیق آباد (ربوہ) نے قادیانیت کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ ۲۵ اپریل کی شام کو قبلہ حضرت اقدس ایبٹ آباد تشریف لے گئے مولانا سید افسر علی شاہ خطیب ایبٹ آباد اور حضرت اقدس کے ایک عقیدت مند اس سفر کے محرک تھے۔

مفتی اعظم پاکستان کی وطن واپسی

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب انگلستان کے مختصر دورے سے واپس تشریف لے آچکے ہیں آپ نے انگلستان کے مختلف شہروں کا دورہ کیا مسلمانوں کے اجتماعات سے خطاب فرمایا۔ آپ نے علماء کرام کی خصوصی مجالس سے بھی خطاب کیا اور انہیں اپنے قیمتی ارشادات سے مستفید فرمایا۔ آپ نے اسلامک اکیڈمی آف مانچسٹر کو بھی حاضری کا شرف بخشا اور اکیڈمی کی دینی و مسلکی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے دعائیں دیں۔

ربوہ ایک شہر نہیں جاسوسی کا اڈہ ہے

جامع مسجد ناظم آباد میں مولانا غلام ربانی کا خطاب

(رپورٹ محمد حنیف خان ناظم آباد نمبرا)

مولانا غلام ربانی امیر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ضلع غربی نے جامع مسجد بلاک نمبرا ناظم آباد کراچی میں رد قادیانیت پر درس دیتے ہوئے کہا کہ غیر ملکی پائلٹ کی گرفتاری جو کہ پاک فضائیہ کا تربیت یافتہ ہے درحقیقت ایک بہت بڑے خطرے کا الارم ہے انہوں نے کہا ملک کے ایک ذمہ دار اخبار جنگ کے اداریہ نے جو توجہ دلائی ہے وہ حکومت کے لئے لمحہ فکریہ ہے کون نہیں جانتا کہ پاکستان کو دو لخت کرنے والے مرزائی ہیں۔ پاکستان کے پہلے وزیراعظم مرحوم لیاقت علی خان کے قاتل مرزائی ہیں وہ قادیان حاصل کرنے کے لئے مملکت پاکستان کا نقشہ دنیا سے مٹانے کے در پے ہیں۔ انہوں نے کہا علامہ اقبال یہ فرما گئے تھے کہ قادیانی یہودیت کا چربہ ہے کون نہیں جانتا کہ مرزائی جو بدقسمتی سے بہر حساس عہدے پر فائز اور ملک کے بنیادی اور انتہائی اہم عہدوں پر قابض ہیں یہ لوگ ملازمت کم اور اسرائیل اور امریکہ کی جاسوسی زیادہ کرتے ہیں کون نہیں جانتا کہ ربوہ ایک شہر نہیں بلکہ جاسوسی کا ایک بہت بڑا اڈا ہے جس کی دوسری شاخ اسرائیل میں حیفہ کے مقام پر واقع ہے

(باقی صفحہ ۲۹ پر)

صدائے ختم نبوت

یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی!

گذشتہ دنوں اخبارات میں کینیڈا کے عیسائی رسالے کے حوالے سے یہ خبر شائع ہوئی کہ "پاکستانی مسلمان اپنے مذہب سے بہت بیزار ہیں اور دو عیسائی پادریوں نے وہاں (یعنی پاکستان میں) اپنے مختصر دورے میں بیس ہزار مسلمانوں کو عیسائی بنالیا ہے۔" ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ:

؎ یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

یہاں کے عیسائیوں کا اپنے غیر ملکی آقاؤں سے امداد حاصل کرنے کا طریقہ کار یہ ہے۔

(۱) پہلے کہ وہ اپنی مظلومیت اور بے کسی ظاہر کرنے کے لئے اپنے غیر ملکی آقاؤں کو ایسی خبریں بھیج دیتے ہیں جو کسی عیسائی کے مسلمان ہونے کے بارے میں ہوں۔

(۲) وہ اپنی کارگذاری ظاہر کرنے کے لئے ایسی خبریں شائع کراتے ہیں جن سے ظاہر ہو کہ یہاں اتنے مسلمان عیسائی ہوچکے ہیں اور پھر اپنے غیر ملکی آقاؤں کے سامنے رونے پیٹتے ہیں کہ پاکستان میں عیسائیت مٹ رہی ہے۔ کچھ کرو۔

ان کے غیر ملکی آقا ان اطلاعات پر یقین کرتے ہوئے ان کی "ایڈ" میں اضافہ کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح یہاں کے پادری اس غیر ملکی امداد کے سہارے خوب خوب عیاشی کرتے رہتے ہیں۔ کینیڈا سے شائع ہونے والے رسالے کی خبر کا بھی یہی مقصد ہے۔

ممکن ہے کہ پاکستان کے علماء کو مطعون کرنے کے لئے یہ خبر کینیڈا میں موجود مرزائی لابی نے شائع کرائی ہو تاکہ عوام کو یہ تاثر دیا جائے کہ پاکستان کے علماء سامنے تعاقب میں تو مصروف ہیں عیسائیت کی طرف ان کا کوئی دھیان نہیں ہے۔ چنانچہ اس خبر کا شائع ہونا تھا کہ پاکستان میں موجود مرزائی لابی اور ان کے قلم کار حرکت میں آگئے۔ انہیں میں روزنامہ امن کا ایک مرزائی نواز (یا مرزائی) قلمکار پیش پیش ہے۔ جس نے اس خبر کو بنیاد بناکر علماء کے خلاف خوب زہر افشانی کی۔ اور اپنے کالم میں علماء کو یوں مطعون کیا۔

"جماعت احمدیہ کے رہنما پاکستان میں اپنے ارکان کی تعداد ساٹھ لاکھ سے زیادہ بتلاتے ہیں۔ وہ خود کو مسلمان کہتے تھے۔ اپنی عبادت گاہ کو مسجد قرار دیتے تھے۔ قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے اور ان کی مسجدوں پر کلمہ طیبہ بھی کندہ ہوتا تھا۔ ہمارے علماء کرام کو اگر ان کے مذہبی عقائد میں کوئی نقص یا عیب نظر آتا تھا تو وہ انہیں صراط مستقیم دکھا سکتے تھے۔ ان کو اپنے عقائد کی اصلاح پر آمادہ کر سکتے تھے مگر یہ سب کچھ نہیں کیا گیا اور ان کو اسلام سے خارج کر دیا گیا۔"

بعد ازاں امن کا کالم نگار لکھتا ہے:

"ان کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے کا کام عیسائی مشنریوں نے انجام نہیں دیا۔ یہ ہمارے علماء کرام کا کارنامہ ہے۔"

اس بے چیندے کے لوٹے کالم نگار سے کوئی بتادے کہ صحیح الفکر علمائے کرام خواہ مخواہ کا فر گری نہیں کرتے۔ قادیانی تو اپنا الگ نبی بناکر، الگ کعبہ بناکر، الگ امام بناکر، الگ مدینے بناکر الغرض سب کچھ الگ بناکر اپنے کو امت مسلمہ سے الگ کر چکے ہیں۔ قادیانیوں نے قائد اعظم محمد علی جناح کا جنازہ اس لئے نہیں پڑھا کہ وہ قادیانی نہ تھے۔ ظفر چوہدری نے پوچھنے پر کہا تھا کہ ——

"مجھے کافر حکومت کا مسلمان ملازم سمجھ لیا جائے یا مسلمان حکومت کا کافر ملازم"

آج بھی کوئی قادیانی کسی مسلمان کا جنازہ پڑھنے کے لئے تیار نہیں۔ اور تو اور خود مرزا قادیانی نے اپنے لڑکے کا جنازہ نہیں پڑھا۔ اس لئے کہ وہ اس کو جھوٹا نبی کہتا تھا۔ ثابت ہوا کہ خود مرزا قادیانی ہی اپنے طرز عمل اور اپنی تحریرات کی بنا کر کافروں اور مرتدوں کے زمرے میں شامل ہو گیا۔ علماء کا قصور یہ ہے کہ وہ کافر کو کافر اور مرتد کو مرتد کہہ دیتے ہیں۔ جب تک مرزا قادیانی نے نبوت و رسالت، مسیح موعود، مہدی وغیرہ کے دعوے نہیں کئے تھے علماء نے مرزا قادیانی کو کافر اور مرتد نہیں کہا۔ اور جب دعوے کئے، قرآن و حدیث کی روشنی میں اس پر کفر کا فتویٰ لگایا۔ بتایئے اس میں علماء کا کیا قصور ہے؟ ________

انگریز کے اس خودکاشتہ پودے "قادیانیت" کو سو سال کے لگ بھگ ہو چکے ہیں۔ اس نے اس پودے کی خوب خوب آبیاری کی انہوں نے بھی انگریز کا حق نمک ادا کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ اب پانی سر سے اونچا ہو چکا ہے۔ امت مسلمہ قادیانیوں کو اسلام کے نام پر فراڈ کرنے کی قطعاً اجازت نہیں دے گی۔

مسٹر قادیانی سے لے کر مرزا طاہر تک علماء حق ان کو صراط مستقیم دکھاتے چلے آ رہے ہیں لیکن قادیانی ضد اور ہٹ دھرمی پر اترے ہوئے ہیں۔ علامہ انور شاہ کشمیریؒ، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوری، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی، فاتح قادیان مولانا محمد حیات، مولانا لال حسین اختر، علامہ مولانا محمد یوسف بنوری، مولانا محمد شریف جالندھری رحمہم اللہ تعالیٰ اور آج مرشد العلماء حضرت مولانا خان محمد صاحب، مولانا مفتی احمد الرحمٰن، مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا اور ان کی قیادت میں علماء و مبلغین کی ایک کثیر تعداد انہیں صراط مستقیم دکھانے میں مصروف ہے۔ لیکن قادیانی مرزا قادیانی کو نبی، مسیح، مہدی، مجدد مانتے ہوئے خود کو مسلمان کہلوانے پر نہ صرف بضد ہیں بلکہ شعائر اسلام کا استعمال کر کے امت مسلمہ کے جذبات کو مجروح بھی کر رہے ہیں۔

پوری دنیا میں اچھی اور اعلیٰ اشیائے صرف میں ملاوٹ شدید ترین جرم تصور کیا جاتا ہے۔ ملاوٹ اشیائے صرف میں ہو تو جرم اور اگر ملاوٹ دین میں اور اسلام میں کی جائے تو عین ثواب۔ کیا یہ انصاف ہے؟

قادیانی اپنے غلط عقائد و نظریات کو اسلام کے نام پر پیش کرتے ہیں۔ وہ مرزا قادیانی کو نہ صرف مجدد، مہدی، مسیح مانتے ہیں بلکہ اس بدبخت اور انگریز کے خودکاشتہ پودے کو نبی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیتے ہیں۔ اس کے بعض بدبخت پیروکاروں نے تو اسے محمد رسول اللہ سے بھی بڑھا دیا (نعوذ باللہ) تو کیا قادیانیوں کو اس بات کی اجازت دے دی جائے کہ وہ اسلام اور مسلمان کے روپ میں جو من مانی چاہیں کرتے رہیں۔ اگر اشیائے صرف میں ملاوٹ جرم ہے تو یہ معاملہ دین اور عقیدے کا ہے سرکار دوعالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کا ہے۔ یہ بدرجہ اولیٰ جرم بلکہ شدید ترین جرم ہے۔

قادیانیت ایک سنڈاس ہے۔ وہ مرزا قادیانی کی گٹر نبوت کو کستوری و عنبر کے روپ میں پیش کرنا چاہتے ہیں جس کی قطعاً اجازت نہیں دی جا سکتی

رہا قادیانیوں کا یہ کہنا کہ ان کی تعداد ساٹھ ستر لاکھ ہے۔ مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کی طرح ایک سفید جھوٹ ہے۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ میدان حاضر ہے۔ مردم شماری کرالیں۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ قادیانی مردم شماری کے لئے قطعاً تیار نہیں ہونگے اس لئے کہ مردم شماری کرانے سے ان کی قلعی کھل جائے گی۔ اور تو اور وہ فہرستوں کی ووٹر لسٹوں میں بھی اپنا نام اس لئے درج نہیں کراتے کہ کہیں اس طرح ان کی اصل تعداد کا علم نہ ہو جائے۔ حالانکہ قادیان میں وہ اپنی علیحدہ مردم شماری کراتے تھے۔

جہاں تک اس خبر کا تعلق ہے کہ پاکستان میں بیس ہزار مسلمان عیسائی ہو چکے ہیں اگرچہ یہ جھوٹ ہے تاہم اگر صحیح ہے تو پھر قادیانیوں کو چاہیے کہ وہ مرزا قادیانی کو جھوٹا تسلیم کریں۔ اس لئے کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ تھا کہ میں عیسائیت کا ستون توڑنے کے لئے آیا ہوں۔ انہیں صفحۂ ہستی سے مٹانا میرا کام ہے۔ اگر پاکستان میں یکمشت بیس ہزار مسلمان عیسائی ہو چکے ہیں تو یہ مرزا قادیانی کے منہ پر ایک طمانچہ ہے جس کی یہ "برکات" ہیں کہ عیسائیت ختم ہونے کے بجائے ترقی کر رہی ہے۔

مرزا قادیانی کے پیروکارو! اگر تمہارے اندر ذرا بھی انصاف ہے تو اس "مسیحا" پر لعنت بھیجو۔ ورنہ چلو بھر پانی لے کر اس میں بے غیرتی کے ساتھ ڈوب مرو!۔۔

اہل اسلام آج بھی تم کو گلے لگانے کے لئے تیار ہیں۔ تمہیں اپنا بھائی بنانے پر آمادہ ہیں۔ تم سے ہر اچھا سلوک کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا جوا اپنی گردن سے اتار پھینکو۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت کے ساتھ وابستہ ہو جاؤ ________ اگر تم ایسا نہیں کرتے تو پھر تمہارے ساتھ وہی سلوک روا رکھا جائے گا جو سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے مسیلمہ کذاب وغیرہ جھوٹے مدعیان نبوت اور ان کے پیروکاروں کے ساتھ کیا تھا ________

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

اللہ کے راستے میں مال خرچ کرنے کے فضائل

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا قدس سرہٗ

لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ ج وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ لا وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ ج وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ ج

(الآیۃ۔ سورۃ بقرہ۔ ع ۲۲)

سارا کمال اسی میں نہیں ہے کہ تم اپنا منہ مشرق کی طرف کر لو یا مغرب کی طرف، لیکن اصل کمال تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ پر ایمان لائے اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر، اور اللہ کی کتابوں پر اور سب پیغمبروں پر، اور اللہ کی محبت میں مال دیتا ہو، اپنے رشتہ داروں کو اور یتیموں کو اور غریبوں کو اور مسافروں کو اور لاچاری میں سوال کرنے والوں کو اور قیدیوں اور غلاموں کی (گردن چھڑانے) میں خرچ کرتا ہو اور نماز کو قائم رکھتا ہو اور زکوٰۃ کو ادا کرتا ہو کہ اصل کمالات یہ چیزیں ہیں (آیت شریفہ میں ان کی بعض اور صفات کا ذکر فرما کر ارشاد ہے) کہ یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ متقی ہیں۔

فائدہ: حضرت قتادہؒ کہتے ہیں کہ یہود مغرب کی طرف نماز پڑھتے تھے اور نصاریٰ مشرق کی طرف نماز پڑھتے تھے، اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ اور بھی متعدد حضرات سے اس قسم کا مضمون نقل کیا گیا ہے (در منثور) امام جصاصؒ نے لکھا ہے کہ آیت شریفہ میں یہود اور نصاریٰ پر رد ہے کہ جب انہوں نے قبلہ کے منسوخ ہونے (یعنی بیت المقدس کی بجائے کعبہ کو قبلہ قرار دینے) پر اعتراض کیا تو حق تعالیٰ شانہٗ نے یہ آیت نازل فرمائی، کہ نیکی اللہ کی اطاعت میں ہے بغیر اس کی اطاعت کے مشرق و مغرب کی توجہ کوئی چیز نہیں ہے (احکام القرآن) "اور اللہ کی محبت میں مال دیتا ہو" کا مطلب یہ ہے کہ ان چیزوں میں اللہ جل شانہٗ کی محبت اور خوشنودی کی وجہ سے خرچ کرے

نام و نمود اپنی شہرت کی وجہ سے خرچ نہ کرے کہ اس ارادہ سے خرچ کرنا نیکی برباد گناہ لازم کا مصداق ہے۔ اپنا مال بھی خرچ کیا اور اللہ شانہٗ کے یہاں بجائے ثواب کے گناہ ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کی طرف نہیں دیکھتے (کتنا خرچ کیا) (مشکوٰۃ) ایک اور حدیث میں حضور کا ارشاد ہے کہ مجھے تم پر بہت زیادہ خوف شرک اصغر کا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! شرک اصغر کیا ہے حضورؐ نے فرمایا، دکھلاوے کے لئے عمل کرنا۔ احادیث میں بہت کثرت سے دکھاوے کے لئے خرچ کرنے پر تنبیہ کی گئی ہو آئندہ آئے گی۔ یہ ترجمہ اس صورت میں ہے کہ آیت شریفہ میں اللہ کی محبت میں دینا مراد ہو۔ بعض علماء نے خرچ کرنے کی محبت کا ترجمہ کیا ہے، یعنی جو خرچ کیا ہے اس پر مسرور ہو یہ نہ ہو کہ اس وقت تو خرچ کر دیا، پھر اس پر قلق ہو رہا ہے کہ میں نے کیوں خرچ کر دیا۔ کیسی بے وقوفی ہوئی روپیہ کم ہو گیا وغیرہ وغیرہ۔ (احکام القرآن) اور اکثر علماء نے مال کی محبت کا ترجمہ کیا ہے یعنی باوجود مال کی محبت کے ان مواقع میں خرچ کرے ایک حدیث میں ہے، کسی شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ مال کی محبت کا کیا مطلب ہے مال سے تو ہر ایک کو محبت ہوتی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ جب تو مال خرچ کرے تو اس وقت تیرا دل تیری اپنی ضرورتیں جتائے اور اپنی حاجت کا ڈر دل میں پیدا ہو کہ عمر ابھی بہت باقی ہے مجھے احتیاج نہ ہو جائے۔

ایک حدیث میں ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بہترین صدقہ یہ ہے کہ تو ایسے وقت میں خرچ کرے جب تندرست ہو، اپنی زندگی اور بہت زمانہ تک دنیا میں رہنے کی امید ہو، ایسا نہ کرے کہ صدقہ کرنے کو ٹالتا رہے یہاں تک کہ جب دم نکلنے لگے اور موت کا وقت قریب آ جائے تو کہنے لگے کہ اتنا فلاں کو دیا جائے اور اتنا فلانی جگہ دیا جائے کہ اب تو وہ فلاں کا ہو گیا (در منثور) مطلب یہ ہے کہ جب اپنے سے مایوسی ہو گئی اور اپنی ضرورت اور حاجت کا ڈر نہ رہا تو آپ نے کہنا شروع کر دیا کہ اتنا فلاں مسجد میں اتنا فلاں مدرسہ میں حالانکہ اب وہ گویا وارث کا مال بن گیا اب حلوائی کی دکان پر نانا جی کی فاتحہ ہے۔ جب تک اپنی ضرورتیں وابستہ تھیں تب تو خرچ کرنے کی توفیق نہ ہوئی، اب جب کہ وہ دوسرے کے یعنی وارث کے پاس جانے لگا، تو آپ کو اللہ واسطے دینے کا جذبہ پیدا ابھرا، اسی واسطے شریعت مطہرہ نے حکم دے دیا کہ مرنے کے وقت کا صدقہ ایک تہائی مال میں اثر کر سکتا ہے اگر کوئی اس وقت سارا مال بھی صدقہ کر کے مر جائے تو ورثاء کی اجازت بغیر تہائی سے زیادہ میں اس کی وصیت معتبر نہ ہوگی۔

اس آیت شریفہ میں مال کو یتامیٰ مساکین وغیرہ پر خرچ کرنے کو مستقل طور پر ذکر فرمایا ہے اور آخر میں زکوٰۃ کو علیحدہ ذکر فرمایا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اخراجات زکوٰۃ کے علاوہ باقی مال میں سے ہیں۔ اس کا بیان احادیث کے ذیل میں نمبر ا پر آ رہا ہے۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

اذان اہم عبادت اور شعائر اسلام میں سے ہے

مولانا احتشام الحسن کاندھلوی مدظلہ

دین اسلام کی سربلندی اور ملت اسلامیہ کی سرسبزی و سربلندی کے لئے جو امور بہت زیادہ مہتم بالشان ہیں وہ شعائر اسلامی کہلاتے ہیں۔ انہیں شعائر میں سے اہم ترین امر اذان بھی ہے جس کے ساتھ ملت اسلامیہ کی سربلندی و سرسبزی وابستہ ہے۔ ملت اسلامیہ کی سربلندی کا راز ان میں مضمر ہے کہ اگر آج مسلمان اذان کی اہمیت و عظمت اور اس کی اصل حقیقت سے واقف ہو کر اس کے شایان شان اہتمام کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ مسلمان روئے زمین پر سربلند و سرفراز نہ ہوں۔ آج افسوس صد افسوس کہ اذان کی اصل عظمت و فضیلت ہماری نگاہوں سے اوجھل ہے جو کچھ کیا جا رہا ہے رسوم و عادات کے انداز پر کیا جا رہا ہے۔ اسی لئے اس پر وہ منافع اور ثمرات پورے طور پر مرتب نہیں ہو رہے جو ان کے شایان شان ہیں اور جب کسی چیز کی حقیقت نگاہوں سے اوجھل ہو جاتی ہے تو لامحالہ اس کے اثرات بھی مدھم پڑ جاتے ہیں۔ اور ان چیزوں کی صرف صورتیں باقی رہ جاتی ہیں۔ عبادات کی جب اصل عظمت و اہمیت قلوب سے نکل جاتی ہے تو انکی صرف صورتیں باقی رہ جاتی ہیں جو عادات شمار ہوتی ہیں تو یہ بات پیدا ہونا قرب قیامت کی علامت میں سے ہے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ہے۔

عنقریب لوگوں پر وہ زمانہ آئے گا
کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائیگا
اور قرآن کے صرف نقوش باقی رہ جائیں گے

جب نام کا اسلام ہوگا اور اصل منبع رشد و ہدایت قرآن کے صرف نقوش باقی رہ جائیں گے تو لامحالہ تمام امور اسلام اور شعائر اسلام محض رسمی امور رہ جائیں گے اور انکی وہ فضیلت و اہمیت قلوب میں نہ رہے گی جو اس کے مناسب شان ہے۔ اس لئے ان کے اصل ثمرات اور اثرات بھی مرتب نہ ہونگے۔

اصل شئے شعائر اسلام کی غایت تعظیم و توقیر ہے اور اسی سے ایمان و اسلام کی تکمیل ہوتی ہے جو در حقیقت اللہ رب العزت کی تعظیم و توقیر کے مترادف اور ہم معنی ہے۔ اسی لئے کسی شعائر اسلام کی ادنیٰ بے حرمتی اور بے توقیری کسی حال میں بھی برداشت نہیں کی جاسکتی۔

شاہ ولی اللہؒ شعائر اسلام کی توضیح اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

"میری مراد شعائر سے وہ ظاہری محسوس امور ہیں جو اس لئے مقرر کئے گئے ہیں تاکہ ان کے ذریعہ اللہ کی عبادت کی جائے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہیں حتیٰ کہ ان کی تعظیم بعینہ اللہ کی تعظیم ہے۔ اللہ کی تعظیم میں کوتاہی ہے اور یہ بات صمیم قلب میں اس طرح راسخ ہو جائے کہ قلب سے چیرے بغیر نہ نکلے۔"

پس شرائع کا اصل منبع شعائر خداوندی کی تعظیم و توقیر ہے اور ان کے ذریعہ اللہ کا تقرب حاصل کرنا ہے۔ اس لئے ان کی غایت عظمت و حرمت کا حکم ہے اور ہر بندہ ان کی تعظیم و توقیر کے لئے مامور ہے چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔

"اور جو شخص تعظیم کرے اللہ تعالےٰ کی شعائر کی تو پھر یہ قلوب کی پرہیزگاری سے ہے۔"

انہی شعائر اسلام میں سے جس کی عظمت و اہمیت اور فضیلت و منقبت کو اس مختصر مضمون میں بیان کرنا مقصود ہے۔

اذان

اذان کے لغوی معنی اعلان و اطلاع کے ہیں اس لئے اس کو اذان کہتے ہیں۔

اذان کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ چونکہ نماز کو جماعت کے ساتھ ادا کرنے کی انتہا تاکید تھی اور اس کے لئے سب نمازیوں کا ایک وقت میں ایک جگہ مجتمع ہونا ضروری تھا۔ جو اعلان و اطلاع کے بغیر ممکن نہیں تھا۔ اس لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس چیز کے متعلق گفتگو کی جس سے لوگوں کو نماز کی اطلاع ہو جائے۔ اس کے لئے صحابہ کرامؓ نے آگ کا ذکر کیا کہ آگ روشن کر دی جائے جس سے لوگوں کو نماز کے وقت کی اطلاع ہو جائے اور سب مجتمع ہو جائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجوس (آتش پرستوں) کی مشابہت کی وجہ سے اس کو رد فرما دیا صحابہؓ

دنیا کی فکر اور تین سزائیں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس حال میں صبح کی کہ اس پر دنیا کی فکر سب سے زیادہ غالب تھی۔ تو (بطور سزا کے) تین باتیں اس کے لئے لازم کر دی جاتی ہیں (۱) کبھی نہ ختم ہونے والا غم۔ (۲) مصروفیت۔ جس سے کبھی چھٹکارا نہ ملے (۳) فقر و فاقہ

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

نے ذکر کیا جماعت کی اطلاع کے لئے قرن (سینگ) بجایا جائے۔ رسول اللہ نے یہود کی مشابہت کی وجہ سے اس کو بھی رد فرما دیا۔ پھر صحابہ کرامؓ نے ناقوس (گھنٹی جو پادری گرجاؤں میں بجاتے ہیں) کا ذکر کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نصاریٰ کی مشابہت کی وجہ سے اس کو بھی رد فرما دیا صحابہ کرامؓ اس وقت واپس ہو گئے اور کوئی بات متعین نہ ہوئی۔ رات کو حضرت عبداللہ بن زیدؓ کو اذان واقامت کا طریق خواب میں دکھایا گیا جس کو انہوں نے بارگاہ نبویؐ میں پیش کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خواب سن کر ارشاد فرمایا "یہ خواب حق ہے۔ پھر اس کے مطابق جماعت کا اعلان شروع ہو گیا۔ یہ واقعہ صحیح حدیثوں میں مذکور ہے۔ اس واقعہ سے چند امور صاف طور پر ظاہر ہو گئے۔

(۱) احکام خداوندی بندوں کی مصالح کے مطابق شروع ہوئے ہیں جن میں بندوں کے لئے سہولت اور آسانی اختیار کی گئی ہے۔

(۲) جو قومیں ضلالت اور جہالت میں منہمک ہیں شعائر دین میں انکی مخالفت مستحسن اور مطلوب امر ہے۔ دین میں کوئی ایسی بات اختیار نہ کی جائے جو ان کے مذاہب میں رائج ہو۔

(۳) اذان کی مشروعیت نماز کے لئے ہے، اس کا اصل مقصد یہ ہے کہ اس دعوت نماز کو سن کر سب لوگ جماعت کے لئے مجتمع ہو جائیں۔ پس اذان کے بعد نماز میں اس قدر تاخیر نہ کی جائے۔ جس سے لوگوں پر بجائے آسانی کے تنگی ہو اور اذان کا اصل مقصد فوت ہو جائے۔

اسی طرح مغرب کے علاوہ باقی نمازوں میں اذان کے بعد جماعت میں اس قدر تاخیر مناسب ہے کہ سب نمازی بہ سہولت نماز کے لئے تیار ہو کر مجتمع ہو سکیں۔ مغرب میں چونکہ وقت کے بعد تاخیر مناسب نہیں، اس لئے اذان کے بعد فوراً جماعت ضروری ہے۔

وقت مقررہ کی پابندی کوئی ضروری امر نہیں۔ اصل نمازیوں کی سہولت اور آسانی ہے اور مقتدیوں کی کثرت ایک مطلوب امر ہے۔

اذان اگرچہ نماز کے اعلان اور اطلاع کے لئے شروع کی گئی تھی لیکن حق تعالیٰ نے اس کو اپنی رحمت سے اس کو اہم عبادت بنا دیا اور شعائر اسلام میں اس کو شامل فرما دیا۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں۔

"اور حکمت الٰہی کا اقتضاء یہ ہوا کہ اذان صرف اعلان و اطلاع نہ ہو بلکہ اس کے ساتھ وہ امور منضم ہو جائیں جس سے شعائر دین ہو جائے۔ اس طرح گمنام اور غیر دار کے سامنے اذان کے ساتھ بلاوا دین کے لئے بلاوا ہو گیا اور اس کو قبول کرنا اللہ کے انقیاد کی علامت ہو گیا۔ اسی لئے یہ ضروری ہوا کہ اس ندا میں اللہ کا ذکر ہو اور وحدانیت ورسالت کی شہادت ہو اور نماز کی طرف بلاوا ہو تاکہ جو اس کا مقصود ہے اس کی تصریح ہو جائے۔"

اب یہ اذان دین حق کا اعلان ہے اور کلمہ حق کی سر بلندی ہے۔ اسی لئے اذان کے وہ فضائل اور مناقب رکھے گئے ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ یہ شعائر اسلام سے ہے جس کی وجہ سے آبادی دارالسلام قرار دی جاتی ہے۔ اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی آبادی سے اذان کی آواز سنتے تو حملہ نہ کرتے تھے، ورنہ حملہ کرتے تھے۔ پس معلوم ہوا اذان کے کلمات کو باآواز بلند کہنے سے مقصود محض نماز کی اطلاع اور اعلان نہیں بلکہ اس میں دین حق کی دعوت اور مخلوق خدا کے سامنے اسلام کی صداقت اور حقانیت کا اعلان و اظہار بھی ہے۔ اس لئے حضرت شاہ ولی اللہؒ صاحب نے اذان کے متعلق فرمایا ہے۔

"یہ نبوت کے شعبوں میں سے ایک شعبہ ہے"

اور اسی لئے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ یہ آیت کریمہ پڑھتی تھیں کہ:۔

"اور اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہو سکتی ہے جو اللہ کی طرف بلائے
اور اچھے کام کرے اور کہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں"

یہ آیت میرے خیال میں مؤذنین کے بارے میں ہے۔

(نزہۃ الناظرین)

اور اسی لئے اذان کی اجابت یعنی قبولیت کا حکم دیا گیا۔ زبان سے ان کلموں کو دہرائے جو مؤذن پکار رہا ہے۔ اور عمل سے ان امور کی طرف سبقت کرے جن کی مؤذن دعوت دے رہا ہے۔

تعزیت و عیادت کا ثواب

حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے معلوم کیا۔

۱۔ یا اللہ عیادت کرنے کا کتنا اجر ہے؟

فرمایا عیادت کرنے والا گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے کہ جیسے آج ہی پیدا ہوا ہے (یہاں گناہ صغیرہ مراد ہیں نیز یہ بھی ضروری ہے کہ عیادت صرف اللہ کی رضا کے لئے کی جائے)

۲۔ جنازہ کی شرکت کا کتنا ثواب ہے؟

فرمایا۔ جنازہ میں شریک ہونے والا جب مرتا ہے تو اس کے جنازہ میں شرکت کے لئے فرشتوں کو بھیجا جاتا ہے جو جھنڈے لئے قبر تک پھر حشر تک جائیں گے۔

۳۔ تعزیت کا کیا اجر ہے؟

(اسکو قیامت میں عرش میں جگہ دی جائے گی (اخلاص کے بغیر یہ ثواب نہیں ملتا)

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

ہمارِی عید

مولانا منظور احمد الحسینی

اسلام سے پہلے عربوں میں بھی مختلف تہوار منائے جاتے تھے جن میں جوا، شراب نوشی، شعر و شاعری، رقص و سرود کی محفلیں آراستہ کی جاتی تھیں۔ اسلام نے ان تہواروں کی جگہ عید کے دو دن مقرر فرمائے۔

حدیث میں ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے، تو آپؐ نے دیکھا کہ لوگ دو دن کھیل کود میں گزارتے ہیں آپؐ نے دریافت فرمایا یہ لوگ دو دن کیا کرتے ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا ہم زمانہ، جاہلیت میں ان دنوں تہوار منایا کرتے تھے اس پر آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں دنوں کے بجائے تم (مسلمانوں) کو ان سے بہتر دن عنایت فرمائے ہیں ایک عید الفطر دوسرا عید الاضحیٰ۔ (ابوداؤد)

ایک حدیث میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! "ہر قوم کے لیے عید ہے اور یہ (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) ہماری عید ہے"۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ عید الفطر کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے متعلق اپنے فرشتوں سے پوچھتے ہیں کہ اے میرے فرشتو! اس مزدور کا صلہ کیا ہے جو اپنی محنت کا پورا حق ادا کر چکا ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں، اے رب! اس کا صلہ تو یہی ہے کہ اس کی محنت کا پورا پورا معاوضہ دیدیا جائے فرشتوں کے اس جواب پر رب العزت ارشاد فرماتے ہیں اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بنا کر اعلان کرتا ہوں کہ میں نے رمضان کے روزے رکھنے والوں اور تراویح اور نوافل میں قیام کرنے والوں کا ثواب اپنی رضا اور مغفرت کو قرار دیا ہے، انہوں نے میرا فرض ادا کیا (روزہ رکھا) اس کے بعد نماز عید کے شوق میں میری تعریف کرتے ہوئے عید گاہ گئے۔ لہٰذا مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم کہ ان کی خطاؤں سے درگزر کردوں گا، اور ان کے عیبوں کو چھپاؤں گا، جو دعا کریں گے اس کو شرف قبولیت بخشوں گا۔

اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بندوں سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے میرے بندو! واپس جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا۔ سابقہ انبیاءؑ کی امتیں بھی کسی نہ کسی شکل میں عید منایا کرتی تھیں حضرت آدمؑ کی امت توبہ قبول ہونے کے دن، امت ابراہیمیؑ نمرود کی آگ سے نجات ملنے کے دن، امت عیسوی آسمان سے مائدہ نازل کے دن عید منایا کرتی تھیں۔

عید صحابہ کرامؓ کی نظر میں

حضرات صحابہ کرامؓ کے نزدیک عید کی کیا حقیقت تھی اس کا اندازہ مندرجہ ذیل ملفوظات سے کریں۔

عمر فاروقؓ: "عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو ذکر الٰہی، حمد و ثناء اور عظمت و بزرگی کے بیان سے زینت دو"

ابو سعید خدریؓ: "شوال کی پہلی تاریخ کو روزہ سے نہ رہو، یعنی عید کے دن کھاؤ پیو اور خدا کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرو"

ابوامامہ باہلیؓ: "عید الفطر نام ہے صدقہ ادا کرنے اور نماز پڑھنے کا"

انسؓ: "مومن کی پانچ عیدیں ہوتی ہیں"

(۱) جس دن گناہوں سے محفوظ رہے (۲) جس دن دنیا

(باقی صفحہ ۳۶ پر)

مسائل صدقۃ الفطر

جو مسلمان اتنا مالدار ہو کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہو۔ یا اس پر زکوٰۃ تو واجب نہیں۔ لیکن ضروری اسباب سے زائد اتنی قیمت کا مال و اسباب ہے۔ جتنی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہو تو اس پر عید کے دن صدقہ دینا واجب ہے۔ چاہے وہ سوداگری کا مال ہو۔ یا سوداگری کا نہ ہو اور چاہے سال پورا گزر چکا ہے یا نہ گزرا ہو۔ اور اس صدقہ کو شرع میں صدقہ فطر کہتے ہیں۔

مسئلہ: کسی کے دو گھر ہیں، ایک میں خود رہتا ہے اور ایک خالی پڑا ہے۔ یا کرایہ پر دے دیا ہے۔ تو یہ دوسرا مکان ضرورت سے زائد ہے۔ اگر اس کی قیمت اتنی ہو، جتنی پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس پر صدقہ فطر واجب ہے اور ایسے کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا بھی جائز نہیں۔ البتہ اگر اس پر اس کا گزارہ ہو تو یہ مکان بھی ضروری اسباب میں داخل ہو جائے گا، اس پر صدقہ فطر واجب نہ ہوگا، اور زکوٰۃ پیسہ بھی لینا اور دینا درست ہوگا۔

مسئلہ: عید کے دن جس وقت فجر کا وقت آتا ہے، اسی وقت یہ صدقہ واجب ہوتا ہے تو اگر کوئی فجر کا وقت آنے سے پہلے ہی مر گیا اس پر صدقہ فطر واجب نہیں۔

مسئلہ: بہتر یہ ہے کہ نماز کے لیے عیدگاہ میں جانے سے پہلے ہی صدقہ دے دے۔ اگر پہلے نہ دیا گیا تو خیر بعد میں سہی۔

مسئلہ: کسی نے صدقہ عید سے قبل رمضان ہی میں دیدیا تو بھی ادا ہو گیا۔ اور سب سے بہتر یہی ہے کہ غرباء کی عید ہو سکے۔

مسئلہ: اگر کسی نے عید کے دن صدقہ فطر نہ دیا۔ تو معاف

(باقی صفحہ ۳۶ پر)

مجھے کہنا ہے کچھ اپنی زبان میں

○ ۲۹ مئی آتی ہے تو ربوہ کے ڈرامے کی یاد دلاتی ہے۔
خود کردہ را علاجے نیست۔

○ وفاقی وزیر مذہبی امور کی ضلعی افسروں کو ہدایت ـــــ اصل مسئلہ افسروں کو نکیل ڈالنے کا ہے۔

○ لیجئے مرزا طاہر پھر بولے ـــــ غلبہ احمدیت کے سپنے دیکھنے والے اب تقویٰ کی کثرت مراد لینے لگے۔

حافظ محمد حنیف کے قلم سے

مرزائیوں کے ترجمان "لاہور" نے ایک اداریے میں ۲۹ مئی کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر ہونے والے واقعہ کو "ایک ڈرامہ" قرار دیا ہے۔ شام کا بھولا اگر صبح کو واپس آ جائے تو اسے بھولا ہوا نہ سمجھو خوشی کی بات ہے کہ ۱۹۷۴ء کے ۱۲ سال بعد مرزائی ترجمان کی زبان سے ایک سچی بات تو نکلی واقعی ۲۹ مئی کو مرزا ناصر کی ہدایت پر مرزائیوں نے مسلمانوں کا امتحان لینے کے لئے ایک ڈرامہ سٹیج کیا تھا۔ اس ڈرامے سے وہ یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ مسلمان قوم خواب غفلت میں سوئی ہوئی ہے یا جاگتی ہے چنانچہ ادھر ڈرامہ ختم ہوا۔ اُدھر مسلمان قوم انگڑائی لے کر اٹھی۔ بس پھر کیا تمام مرزائیوں کو چھٹی کا دودھ یاد آ گیا۔ تحریک چلی ـــ سوشل بائیکاٹ ہوا ـــ ربوہ میں دانے پانی کی ترسیل بند ہوئی ـــ ان کا امام مجرموں کی طرح اسمبلی میں کئی کئی گھنٹے کھڑے رہ کر اپنی صفائی پیش کرتا رہا۔ اور جب اسمبلی سے باہر نکلا تو اپنے اور اپنی پوری ذریت کے ماتھے پر کفر کا ٹیکہ لگوا کر نکلا ـــ اسلامی نقطہ نظر سے تو کافر تھے ہی قانون نے بھی کافر بنا ڈالا۔

۲۹ مئی کی تاریخ آتی ہے تو مرزائیوں کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر کئے جانے والے ڈرامے کی یاد دلاتی ہے "خود کردہ را علاجے نیست" مرزائیوں کے اسی ڈرامے کے نتیجے میں ربوہ کھلا شہر قرار پایا۔ اسے سب تحصیل کا درجہ ملا ـــ آر ایم کا تقرر ہوا ـــ تھانہ قائم ہوا ـــ شمع ختم نبوت کے پروانے شان و شوکت کے ساتھ ربوہ میں داخل ہوئے ـــ اسی ریلوے اسٹیشن پر مسجد کی بنیاد پڑی ـــ مسلم کالونی کے لئے جگہ مخصوص ہوئی۔ جہاں مرکز ختم نبوت قائم ہوا۔ وہی ربوہ جہاں رآل فیملی کی اجازت کے بغیر کسی چڑیا کو بھی پر مارنے کی اجازت نہ تھی۔ آج وہاں شمع ختم نبوت کے پروانے گردن اکڑا کر چلتے ہیں۔ اور مراکز ختم نبوت سے ختم نبوت کے زمزمے گونج رہے ہیں۔

۲۹ مئی مرزائیوں کو اپنی غلطی کا احساس تو ضرور دلاتی ہے لیکن اگر بری عادت کی کسی کو لت پڑ جائے تو اس کا چھوٹنا انتہائی مشکل ہوا کرتا ہے۔ اسلم قریشی کا اغواء ـــ اللہ یار ارشد کا اغواء اور اس کو زد و کوب کرنا ـــ ساہیوال کا واقعہ ـــ منزل گاہ سکھر کی واردات ـــ میرپور میں جان محمد زرداری کی شہادت ـــ علماء کرام کو دھمکی آمیز خطوط، مرزائیوں کی عادت بد کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اس پر دعویٰ یہ کہ ہم امن پسند اور قانون کے پیروکار شہری ہیں۔ ان کی مثال اس چور کی ہے جو چوری کی غرض سے جائے اور جب اہل خانہ اس کی آہٹ پا کر چور او ئے چور کا شور مچا دیں تو وہ بھی شور مچانا شروع کر دے چور او ئے چور ـــ اور اس طرح جل دے کر بچ نکلنے میں کامیاب ہو جائے۔

وفاقی وزیر مذہبی امور کی ملک بھر کے ضلعی حکام کو ہدایت

وفاقی وزیر مذہبی امور حاجی میر ترین صاحب نے ملک بھر کے ضلعی حکام کو ہدایت کی ہے کہ قادیانیوں کی عبادت گاہوں اور دکانوں سے کلمہ طیبہ کے اور آیات قرآنی کے کتبے فوری طور پر ہٹا دیئے جائیں۔

مرزا قادیانی کے نزدیک ملّت اسلامیہ سڑا ہوا دودھ ہے

ہمیں قادیانیوں کی حکمت عملی اور دنیائے اسلام سے متعلق ان کے رویہ کو فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ بانی تحریک (مرزا غلام احمد) نے ملت اسلامیہ کو سڑے ہوئے دودھ سے تشبیہ دی تھی اور اپنی جماعت کو تازہ دودھ سے اور اپنے مقلدین کو ملت اسلامیہ سے میل جول رکھنے سے اجتناب کا حکم دیا تھا۔ علاوہ بریں ان کا بنیادی اصولوں سے انکار، اپنی جماعت کا نیا نام (احمدی)، مسلمانوں کی قیام نماز سے قطع تعلق، نکاح وغیرہ کے معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ اور ان کا سب سے بڑھ کر یہ اعلان کردینا کہ اسلامی دنیا کافر ہے یہ تمام امور قادیانیوں کی علیحدگی پر دال ہے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ اسلام سے کہیں دور ہیں جتنے سکھ ہندوؤں سے کیونکہ سکھ ہندوؤں سے باہمی شادیاں کرتے ہیں اگرچہ وہ ہندوؤں مندروں میں پوجا نہیں کرتے اس امر کو سمجھنے کیلئے کسی خاص ذہانت یا غور و فکر کی ضرورت نہیں ہے کہ جب قادیانی مذہبی اور معاشرتی معاملات میں علیحدگی کی پالیسی اختیار کرتے ہیں پھر وہ سیاسی طور پر مسلمانوں میں شامل رہنے کیلئے کیوں مضطرب ہیں! حرف اقبال صفحہ ۱۲۳

جنگ کوئٹہ ۱۳ مئی ۸۶ء

یہ ہدایت وفاقی وزیر نے مرکزی مجلس عمل کے راہنماؤں سے ملاقات کے بعد جاری کی۔ مرزائیوں کو اسمبلی نے قانون پاس کرکے اقلیت قرار دیا تھا۔ اس کے بعد صدارتی آرڈیننس آیا۔ جس سے مرزائیوں کی غیر مسلم کی حیثیت مزید واضح ہوئی۔ لیکن انہوں نے نہ تو اسمبلی کے قانون کو تسلیم کیا اور نہ ہی صدارتی آرڈیننس کو — ہمارے ملک کے اکثر افسران جن کو حرام کی کمائی منہ لگ چکی ہے وہ مرزائی دولت سے اپنی توندیں بڑھاتے رہے لیکن مرزائیوں کا کوئی نوٹس نہیں لیا جس کی وجہ سے انہوں نے اشتعال انگیز حرکتیں شروع کر دیں۔

اگر ۱۹۷۴ء کے اسمبلی کے فیصلے پر عملدرآمد ہو جاتا اور پھر صدارتی آرڈیننس پر سختی سے عمل ہو جاتا تو قادیانیوں کو اشتعال انگیزیوں کی قطعاً جرات نہ ہوتی۔ وفاقی وزیر مذہبی امور ضلعی افسران کو ہدایت جاری کرنے پر مبارک باد کے مستحق ہیں۔ لیکن مسئلہ ہدایت جاری کرنے سے حل نہیں ہوگا اصل مسئلہ افسروں کو نکیل ڈالنے کا ہے اگر کسی جگہ ایسی صورت حال ہو اور وہاں کا ضلعی افسر قادیانی کافروں کو شعائر اسلام سے نہیں روکتا تو اس افسر کو مرزائی سمجھا جائے یا مرزائیوں کا رشتہ دار — اور اسے فوراً اس کے منصب سے الگ کر دیا جائے۔ جہاں دو تین افسر معطل ہوتے پورے ملک کے افسروں کا دماغ ٹھکانے آجائے گا۔ مسئلہ کا یہ ایک بہتر حل ہے۔

لو جی! مرزا طاہر پھر بولے

تاویل، ہیرپھیر اور فراڈ کرانے میں مرزائی جماعت کا جواب نہیں ہے کبھی مرزائی پوری دنیا میں اپنی اکثریت اور بعد ازاں "غلبہ احمدیت" کے سپنے دیکھا کرتی تھی۔ اب جب کہ شمع ختم نبوت کے پروانوں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں اور مبلغین نے ان کا ناطقہ بند اور ان کا دائرہ تنگ کر دیا ہے۔ تو مرزا طاہر یہ کہنے پر مجبور ہو

(باقی ص ۲۶ پر)

دارالعلوم دیوبند کے سپوت کا ایک تاریخی کارنامہ

تحریر : ———— افضال مبین

اسلام نے سب سے الگ جو نظام حیات دنیا کو دیا اس سے قرآن و حدیث کو بڑی اہمیت حاصل ہے تعلیم و تحقیق کے سلسلے میں ان پر کتابوں اور مطالعاتی و تحقیقاتی مقالات کا جو ذخیرہ موجود ہے اس میں سو سے زائد نمایاں تصنیفات موجود ہیں۔ جن میں اکثر کئی جلدوں پر مشتمل ہیں۔ احادیث کی چھ مستند بڑی کتابیں ہیں یعنی بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور موطا امام مالک جو سب ملا کر تیس جلدوں پر مشتمل ہیں۔ ان میں ۲۵ ہزار احادیث ۲۰ ہزار راویوں سے منقول ہیں اور بیشتر احادیث ہر تصنیف میں دہرائی گئی ہیں۔ ابتدائی جائزے کے مطابق چھ کی احادیث کی کل تعداد تقریباً ۱۲ ہزار تک پہنچتی ہے۔

اسلامیات کے طالب علموں، محققین اور علمائے کرام کے لئے ان تمام ذخائر سے کسی مضمون پر متعلقہ صحیح حدیث ان کے حوالے اور تفسیر و تحقیق کی تلاش بہت دشوار مسئلہ بن جاتا ہے خصوصاً آج کے دور کے مسائل پر ان کی تلاش آسان نہیں کیونکہ یہ احادیث مختلف جگہوں پر بکھری پڑی ہیں اور اکثر مسلم محققین اور سائنس دانوں کے ذہن میں یہ خواہش رہی کہ اگر ان احادیث کو کمپیوٹر نظام میں منضبط کر دیا جائے تو بڑی سہولت ہو جاتی ہے برسوں کا کام چند منٹوں میں ہو سکتا ہے۔ آج کی تیز رفتار ہنگامہ خیز زندگی میں اس کی بڑی اہمیت ہے۔ کمپیوٹر نظام کا الیکٹرانک کیبنٹ ان تمام مبادی کوائف اور معلومات کو جمع کر رکھتا ہے بلکہ بٹن دباتے ہی ایک سیکنڈ میں مطلوبہ مواد فراہم کرکے جواب بھی دیتا ہے۔

ایک ۳۴ سالہ نوجوان عالم دین مفتی برکت اللہ نے اس پر کامیاب تحقیق کرکے ان تمام احادیث کو کمپیوٹر نظام میں منضبط کر دیا ہے اور کئی اسلامی ملکوں میں اپنے اس کمپیوٹر نظام کی تنصیب بھی کر دی ہے۔ مفتی برکت اللہ صاحب نے دیوبند سے مفتی کی سند حاصل کرنے کے بعد لندن جاکر بائی اسکول کیا پھر بی ایس سی پاس کیا۔ جس میں کمپیوٹر سائنس ان کی خصوصی توجہ کا مرکز رہا۔ انہوں نے کمپیوٹر سینٹر لندن میں قائم کرکے احادیث نبوی کو انگریزی میں کمپیوٹر نظام میں منضبط کر دیا۔ انھوں نے احادیث کو ترتیب وار روایت اور حوالوں کے ساتھ کمپیوٹر ٹیکنالوجی کے ذریعہ کامیابی سے جمع کیا اور ان کے متن متعلقہ ٹیکنیکل معلومات اور حوالے جات کو آئی بی ایم اور پی سی/ایکس ٹی IBM.PC/XT میں پی۔سی۔ڈی او ایس (P.C. DOS) کے تحت کمپیوٹر نظام میں منضبط کر دیا ہے۔ انگریزی میں رائج مستند تراجم لئے گئے ہیں۔

اب اس کے ذریعہ کسی ایک مبادی کوائف DATA BASE فائل یا ان کے مجموعہ کو یا تمام فائلوں کو ترتیب وار اسکرین پر لایا جا سکتا ہے۔ مخصوص مضمون تمام احادیث بالخصوص راویوں کی تمام احادیث اور ان پر حوالے جات وغیرہ حسب ضرورت اسکرین پر لائی جا سکتی ہیں۔ احادیث کی ترتیب وار تلاش کے بعد کسی ایک یا چند احادیث کو یا ان کے ٹکڑوں کو اگر ضرورت ہو تو دوسرے نظام میں بھی منتقل کیا جا سکتا ہے۔

ان احادیث اور ان کے کوائف و حوالہ جات کے لئے بشیر نے "اسٹیٹس انفارمیشن ریٹریول سسٹم" کا انتخاب کیا ہے جسے برطانوی اٹامک انرجی اتھارٹی کے ہارویل لیبارٹری آکسفورڈ شائر نے تیار کیا ہے۔ اس کے علاوہ وہ اسٹیٹس تھیاریس پروسیسر نظام کے کنٹرولڈ لینگویج کا استعمال بھی ہو سکتا ہے۔ دونوں سسٹم کو لیا گیا ہے۔

احادیث کے ان مبادی کوائف کا استعمال اسلامیات کے مطالعہ اور تحقیق میں وقت اور محنت دونوں کی بچت کرتا ہے بہر دست یہ مبادی کوائف آئی بی ایم۔ پی سی/ایکس ٹی کے IBM - PC/XT میں تنصیب کے لئے موجود ہیں

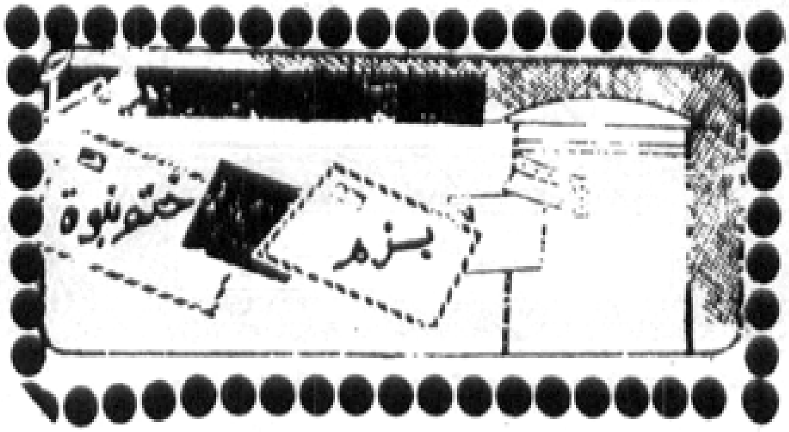

نیشنل کنسٹرکشن لمیٹڈ کی دھاندلیوں کے خلاف تحقیقات ۔ مرکزی صوبائی حکومت اور محتسب اعلیٰ وزیر اعظم اور صدر مملکت سے اپیل

اربوں کروڑوں کے ٹھیکہ کا کام کرنے کے باوجود تین تین ماہ تنخواہیں نہیں ملتیں۔ چھوٹے ٹھیکیداروں، وسپلائرز کے لاکھوں روپے کے بقایاجات ادا نہیں کیے گئے لوگوں کو پریشان کیا جا رہا ہے بہت سے لوگوں کی نوکریاں ختم ہو گئی ہیں جو باقی ہیں وہ غیر یقینی کیفیت میں ہیں کئی پروجیکٹوں کو نامکمل ہی واپس کر دیا گیا کام خرد برد کرنے کے بعد ٹھیکہ کی واپسی تمام پروجیکٹوں پر نقصان اور بدنامی کی یہ صورت حال اعلیٰ افسران اور عہدیداران کی من مانی سے ہو رہا ہے چیئرمین صاحب ایک قادیانی ہیں جس نے قومی تعمیراتی ادارہ کو تباہ و برباد کر دیا ہے اس کی تحقیقات واحتساب کے لیے تمام محب وطن حضرات کو متوجہ کیا گیا ہے۔

ادارہ کو اور عوام کو مشکلات سے دوچار کر رکھا ہے کوئی پرسان حال نہیں ہے حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ حکومت مالیات، خزانہ اور دوسرے تمام مالیاتی ادارے کمپنیاں اس صورت حال سے واقف ہیں لیکن کسی قسم کی باز پرس جواب طلبی اور کارروائی نہیں کی گئی غریب لوگ مشکلات کا شکار ہیں اور اعلیٰ عہدیداران کو پرواہ تک نہیں ہے وزیر اعلیٰ اور حکومت نے F.I.A کو N.C نیشنل کنسٹرکشن لمیٹڈ کے خلاف تحقیقات کا حکم دیا ہے لوگوں نے محتسب اعلیٰ وزیر تعمیرات، وزیر اعظم۔ وزیر خزانہ اور صدر مملکت سے اپیل کی ہے کمپنی کے خلاف کارروائی کی جائے کیونکہ اس کے خلاف بہت سی شہادتیں اور ثبوت اور گواہ موجود ہیں بڑے پیمانے پر دھوکہ فریب غبن جعلسازی قومی مفاد کے خلاف نقصان بدنامی کے عجیب انکشافات اور حقائق سامنے آئیں گے قومی مفاد اور نقصانات کے خلاف کچھ لوگوں نے ذاتی شکایات بھی پیش کی ہیں جن میں لوگوں کو بہت نقصان اٹھانا پڑا ہے یہ سب ملی بھگت کا نتیجہ ہے جو کہ عوام کے خلاف قانون انصاف حق کے خلاف ہے مختلف کاموں کے بارے میں شواہد موجود ہیں۔

(محمد رضا حسن نظامی کراچی)

شرم تم کو مگر نہیں آتی

روزنامہ جنگ لندن کی ۵ رمئی کی اشاعت میں مسٹر حنیف رامے صاحب کا ایک انٹرویو شائع ہوا۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ "جب قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا مسئلہ آیا تھا تو مرزا ناصر کو اسمبلی بلا کر پوچھا گیا تھا کہ کیا آپ غیر قادیانیوں کو مسلمان سمجھتے ہیں تو انہوں نے (مرزا ناصر نے) کہا "نہیں" پھر ان سے پوچھا گیا کہ اگر آپ کو غیر مسلم قرار دیا جائے تو کیا آپ کو کوئی اعتراض ہوگا اس پر بھی مرزا ناصر احمد نے کہا "نہیں"

جب آنجہانی مرزا ناصر اپنے فرقے کے علاوہ تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں اور جدید دین کے بانی ہیں تو آخر انھیں اسلام میں زبردستی داخل کرنا کہاں کی شرافت ہے۔ یہ عجیب منطق ہے کہ مرزا ناصر تو سب مسلمانوں کو کافر کہیں اور حنیف رامے صاحب انھیں مسلمان سمجھ کر ان کے حق میں آواز اٹھائیں۔ یہ تو وہی بسنت گرا و جست والا معاملہ ہو گیا۔ انھیں کچھ تو شرم کرنی چاہیئے اگر وہ واقعی قادیانیت کو حق بجانب سمجھتے ہیں تو انھیں کھل کر اس کا اعلان کرنا چاہیے تاکہ پاکستان کے مسلمان رامے صاحب کی اس دورنگی چال سے واقف ہو جائیں۔

باقی آپ کا شمارہ اکثر ملتا رہتا ہے الحمدللہ بہت خوب ہے۔ رد قادیانیت پر مضامین بھی نہایت عمدہ اور مناسب حال ہوتے ہیں۔ آپ اپنا کام جاری رکھیے ہم سب آپ کے ساتھ ہیں۔

(ابو اسحاق مانچسٹر)

بیش بہا مضامین، قیمتی تراشوں کا مرقع

(حافظ) محمد انعام الحق ۔ بھارت

مکرمی ایڈیٹر "ختم نبوت"! زیدت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مزاج اقدس:

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ ہفت روزہ "ختم نبوت" بہت ہی پابندی کے ساتھ موصول ہو رہا ہے۔ "ختم نبوت" کی ثبات قدمی، اولوالعزمی، حق پر جماؤ اور اس کا باطل کے سامنے آہنی دیوار بن کر قائم رہنا لائق صد ستائش ہے، اس محبوب نظر جریدہ کا بے لاگ جائزہ، بے لوث تبصرہ اور قادیانیت کی نحوستوں کے سامنے سد سکندری بن جانا قابل رشک ہے، خدا کرے زور قلم اور تیز ہو۔

انتہائی بے چینی کے ساتھ اس جریدہ کا انتظار رہتا ہے، بندہ خود بھی بہت اشتیاق کے ساتھ اس کے بیش بہا مضامین اور قیمتی تراشوں کا مطالعہ کرتا ہے منکرین ختم نبوت اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کے مضبوط قلعہ میں شگاف ڈالنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ لیکن جا ء الحق

وزھق الباطل، حق کے سامنے باطل ٹک نہیں سکتا۔ بل نقذف بالحق علی الباطل فیدمغہ فاذا ھو زاھق ہم باطل کے سر پر حق کی ایسی ضرب لگاتے ہیں کہ اس کا دماغ پاش پاش ہو جاتا ہے۔ پھر باطل سر نہیں اٹھا سکتا۔ حق اور باطل کی جنگ شروع سے رہی ہے۔ لیکن اہل باطل نے اہل حق کے سامنے ہمیشہ منہ کی کھائی ہے۔ اہل حق جو حق کے لئے مرتے اور جیتے ہیں وہ موت تک سے نہیں ڈرتے

جو حق کی خاطر جیتے ہیں مرنے سے کہیں ڈرتے ہیں جگر
جب وقت شہادت آتا ہے دل سینوں میں رقصاں ہوتے ہیں
(جگر)

پھر باطل سے خوف، دہشت ناطلن ہے سب
شعلہ بن کر پھونک دے خاشاک غیر اللہ کو
خوف باطل کیا کہ ہے غارت گر باطل بھی تو
(علامہ اقبال)

حق لاجبر یہی سے استفادہ کرنے والے تعالیٰ افراد اس جریدہ کی خدمت پر انتہائی خوشی محسوس کر رہے ہیں، اور دل سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کی خالص اسلامی خدمات کو قبولیت کے زریں لباس سے مزین فرمائے، اسلام کے تمام مسائل کو حل فرمائے اور "ختم نبوت" کی حفاظت کا سامان مہیا فرمائے ہو فقط والسلام

رسالہ ایٹم بم ثابت ہوا ہے

جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب السلام علیکم آپ مبارک باد کے مستحق ہیں کہ آپ کا جریدہ ختم نبوت مرزائیت کے خلاف ایٹم بم ثابت ہوا ہے ہم آپ کے ہفت روزہ ختم نبوت کا شدت سے انتظار کرتے ہیں اور جب یہ آتا ہے تو پڑھ کر اپنے ایمان کو تازہ کرتے ہیں ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ ہفت روزہ کو روزنامہ بنائے اور آپ حضرات کی محنتیں بھی قبول فرمائے (آمین)

(عبدالرؤف سندھی کوٹڑا)

قابل دید رسالہ

آپ کا ہفت روزہ ختم نبوت واقعی ہی ایک قابل دید رسالہ ہے اس کو جاری کرنے پر میری طرف سے مبارکباد قبول فرمائیں

(محمد سلیم شیخ ٹھنڈ ہوری ہارون آباد)

قادیانی سازشوں کا انداز اور افواہیں پھیلانے کا نرالا ڈھنگ

محمد عرفان قادری

اسرائیل کا دار یاں بانفقادیانیت جیسے پاکستان کی قومی دستور ساز اسمبلی نے ستمبر 1974ء میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ مگر قادیانیوں نے نہ صرف یہ کہ اسے تسلیم نہیں کیا بلکہ پوری دنیا میں اس کے خلاف اقدامات کئے بڑی طاقتوں کے دروازے کھٹکھٹائے۔ اور پاکستان جیسے آزاد و نظریاتی ملک کے داخلی معاملات میں مداخلت پر اکسانے کی بھرپور کوشش کی۔ اور جب اس منصوبے میں ناکامی ہوئی تو ملک میں تخریب کاریوں کا سلسلہ شروع کیا۔ قادیانیت نے منظم مسلم اتحاد و یکجہتی کو پارہ پارہ کرنے کے لئے نظریاتی اختلافات لسانی و صوبائی تفریق کو تعصب و دشمنی کی حد تک پہنچانے کی راہ اختیار کی۔ اس سلسلے میں بالا ہدایات و تربیت کے مطابق طریق کار یہ رہا کہ ایک شخص کراچی کے کسی ایک علاقہ مثلاً ناظم آباد کے کسی ہوٹل میں پہنچا جہاں چند افراد بیٹھے اور یہ معلوم کر لیا گیا کہ اس علاقہ یا محلہ میں سنی آبادی ہے تو افسردہ صاحب کر ایک شوشہ چھوڑ دیا کہ صاحب عجیب ظلم و جبر کا دور آ گیا ہے۔ سننے والے چونک کر پوچھتے ہیں۔ کہ بھائی کیا ہو گیا؟ جناب کیا بتائیں لانڈھی میں پٹھانوں نے بہاریوں پر حملہ کر دیا کئی آدمی زخمی کر دیئے۔ یہاں سننے والوں نے ایک اجنبی کی بات کی تحقیق کئے بغیر اشتعال میں آ کر چند سا تھیوں کو جمع کیا اور کسی کے گھر پر حملہ کر دیا۔ وہاں کچھ نہ تھا محض شیطان نے شیر کی انگلی لگائی مگر یہاں فساد ہو گیا اور پھر اس کا اثر مختلف مقامات پر پہنچا۔ خونریزیاں ہوئیں۔ املاک کو شدید نقصانات پہنچے دلوں میں نفرت پیدا ہوئی۔ کہیں دیوبندی۔ بریلوی کے جھگڑے پیدا کر کے مسلمان کو مسلمان سے ٹکرایا۔ لیکن افسوس مسلمان نے ہمیشہ کے کا تعاقب تو کیا لیکن کان کو دیکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ اور اس طرح یہ اپنے مشترکہ دشمن ہی کی چالوں کو کامیاب اور اپنی طاقت کو کمزور کرتے رہے بعض ملک کے سیاست دان جن کا دین سے کبھی واسطہ تو نہیں رہا البتہ انتخابات کے زمانہ میں حصول ووٹ کی خاطر اسلام کو استعمال کر لیتے ہیں گزشتہ تحریک جو مجلس عمل کی طرف سے پر امن طور پر ختم نبوت کانفرنسوں کی صورت میں چلا کر پوری امت مسلمہ نے مطالبہ کیا کہ قادیانیت کو اپنی حدود میں رہنے پر مجبور کیا جائے تو صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے آرڈیننس جاری کیا کہ قادیانی اسلامی اصطلاحات کو استعمال نہیں کر سکتے قادیانیوں نے نہ صرف تمام یورپی حکومتوں کی طرف توجہ دی بلکہ اقوام متحدہ تک کا دروازہ کھٹکھٹایا کہ ہمارے ساتھ پاکستان میں ظلم ہو رہا ہے اسے روکا جائے۔ اور انتہائی افسوسناک بات یہ کہ ہمارے ملک کے بعض سیاستدانوں کو شدید صدمہ ہوا اور انہوں نے بھی قرآن و سنت کے مطابق آرڈیننس کے فیصلوں کو ظلم و حق تلفی قرار دے کر قادیانیت کی نمک حلالی کا حق ادا کیا جو اسلام کے نام پر ووٹ تو مسلمانوں سے لیتے اور نمائندگی قادیانیت کی کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آج تک قادیانیوں نے ملک کے دستور کو تسلیم کیا نہ مارشل لاء، آرڈیننسوں کو اور حالات یہاں تک سنگین ہو گئے کہ قادیانی جہاں جو چاہیں کر گزرتے ہیں۔

حکومت کی مشنری کی یہ ذمہ داری ہے۔ کہ وہ ارتداد کا راستہ روکے اور قادیانیت کے خلاف اسلام پروپیگنڈہ اور سازشوں کا مکمل نوٹس لے کیا موجودہ سول حکومت اور وزیراعظم جناب محمد خان جونیجو سے ہم توقع رکھ سکتے ہیں کہ وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کا تحفظ فرما کر ملک کو عظیم بحران سے بچانے کی کوشش کریں گے۔

مرسلہ: محمد احمد مجاہد فقیر والی

مرزائیوں کی کہانی خود ان کی زبانی

افادات مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر مدظلہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ امابعد۔ جب سے یہ کائنات معرض وجود میں آئی ہے اس وقت سے لے کر آج تک بہت سی مخلوقات پیدا کی گئیں ان میں سے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کے زمین پر بھیجا گیا۔ ہر چیز اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے جیسے دن کے مقابلے میں رات۔ آسمان کے مقابلے زمین۔ ایسے ہی سچے نبی کے مقابلے میں جھوٹے نبی۔ یہ سلسلہ نبوت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہو کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گیا۔ نبوت کوئی معمولی چیز نہیں کہ جو بھی اٹھ کر دعویٰ کرے ہم اس کے پیچھے چلنا شروع کر دیں بلکہ اس کا ایک معیار ہے۔ نبوت کوئی کسبی چیز نہیں بلکہ وہبی ہے جسے خدا چن لے۔ لیکن قادیانیوں کے نزدیک نبوت ایک مذاق ہے چنانچہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء اٹھا کر دیکھیں اس کے ص۵ جلد ۱۰ کے کالم ۳ میں مرزا محمود (مرزائیوں کا دوسرا خلیفہ) لکھتا ہے "یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ سے بھی بڑھ سکتا ہے" مندرجہ بالا حوالے سے دو چیزیں ظاہر ہوتی ہیں ۱۔ نبوت کا اجرا یعنی نبوت بند نہیں ہوئی بلکہ جاری ہے۔ ۲۔ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین۔ یہ مرزائیوں کی حقیقت ہے کہ بظاہر نام اسلام کا لیتے ہیں مگر باطن دشمن اسلام ہیں۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے نبوت عطا فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں کے سامنے اپنی زندگی رکھی کہ تمہارے اندر میں نے بچپن گزارا اور جوانی بھی مگر اس سارے عرصے میں تم میری زندگی پر کوئی بدنما داغ نہیں دکھا سکتے۔ ایسے ہی مرزا صاحب لکھتے ہیں "ولقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون" بحوالہ تذکرہ طبع اول ص۹۔ حالانکہ قرآن پاک میں سورۃ یونس میں ہے فقد لبثت آلخ مرزا قادیانی نے اس آیت کو غلط لکھا ہے۔ مرزا قادیانی نے "ولقد لبثت"، لکھا ہے حالانکہ یہ آیت سورۃ یونس میں "فقد لبثت" ادھر مرزا قادیانی اپنی در آئینہ کمالات اسلام" جو ۱۸۹۲ء کی تصنیف ہے اس میں لکھا کہ "نبی کو غلطی پر فی الفور مطلع کیا جاتا ہے" ص۲۵۳ مرزا صاحب اپنی گزشتہ زندگی کو بھی نبوت کے لئے معیار بنا کر پیش کر رہے ہیں چنانچہ مرزا صاحب لکھتے ہیں (الف) "تم کوئی عیب افترا یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے تا تم یہ خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افترا کا عادی ہے یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون تم میں ہے جو میری سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے کہ جو اس نے تقویٰ پر قائم رکھا اور سوچنے والوں کے لئے ایک دلیل ہے۔" (بحوالہ تذکرۃ الشہادتین ص۶۲ منقول از تذکرہ طبع اول ص۹)

(ب) مرزا صاحب لکھتے ہیں "قریباً ۱۸۸۴ء میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اس وحی سے مشرف فرمایا کہ ولقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون۔ اور اس میں عالم الغیب خدا نے اس بات کی طرف اشارہ کیا تھا کہ کوئی مخالف کبھی تیرے سوانح پہ کوئی داغ نہیں لگا سکے گا۔ چنانچہ اس وقت جو میری عمر قریباً پینسٹھ سال ہے کوئی شخص دور یا نزدیک رہنے والا ہماری گزشتہ سوانح پر کسی قسم کا داغ ثابت نہیں کر سکتا۔ بلکہ گزشتہ زندگی کی پاکیزگی کی گواہی اللہ تعالیٰ نے خود مخالفین سے بھی دلوائی ہے جیسا کہ مولوی محمد حسین نے نہایت پرزور الفاظ میں اشاعۃ السنۃ میں ہماری اور ہمارے خاندان کی تعریف کی ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ اس شخص کی نسبت اور اس شخص کے خاندان کی نسبت مجھ سے زیادہ کوئی واقف نہیں اور پھر انصاف کی پابندی سے بقدر اپنی واقفیت کی تعریفیں کی ہیں۔ پس ایک ایسا شخص جو تکفیر کی بنیاد کا بانی ہے پیشگوئی ولقد لبثت کا مصداق ہے" بحوالہ نزول المسیح ص۲۱۳ منقول از تذکرہ ایڈیشن ۲ ص۹۳۔

"نزول المسیح" مرزا صاحب کی اپنی تصنیف ہے جو ۱۹۰۲ء میں لکھی گئی اس میں مرزا صاحب نے مندرجہ بالا حوالہ میں قرآن پاک کی آیت غلط لکھی مرزا صاحب ۱۹۰۸ء میں مر گئے۔ متواتر چھ برس تک اپنی غلطی پر قائم رہے حالانکہ مرزا صاحب "آئینہ کمالات اسلام" میں لکھتے ہیں "نبی کو غلطی پر فی الفور مطلع کیا جاتا ہے"، تو کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب کو آیت قرآنی کے غلط لکھنے پر مطلع نہ کیا اور متواتر چھ برس تک تحریف قرآن کے مرتکب رہے۔ اب فیصلہ قارئین کے ہاتھ میں ہے کہ آیا مرزا صاحب اپنی تحریر کی رو سے جھوٹے ثابت ہوئے یا نہیں؟

اب ہم مرزا صاحب کو ان کے معیار کے مطابق پرکھتے ہیں کہ کیا وہ اپنے دعویٰ کے مطابق ہیں یا نہیں۔

مرزا صاحب کا بچپن۔ مرزا بشیر احمد ایم اے، سیرت المہدی (جلد اول ص۲۴۳) پر لکھتے ہیں۔ کہ "بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب سناتے تھے کہ جب میں بچہ ہوتا تھا تو ایک دفعہ بچوں نے مجھے کہا کہ جاؤ گھر سے میٹھا لاؤ۔ میں گھر میں آیا اور بغیر کسی سے پوچھنے کے ایک برتن میں سے سفید بورا اپنی جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا اور راستہ میں ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈال لی۔ بس پھر کیا تھا میرا دم رک گیا اور بڑی تکلیف ہوئی۔ کیونکہ معلوم ہوا جسے میں نے سفید بورا سمجھ کر جیبوں میں بھرا تھا وہ پسا ہوا نمک تھا، کھانڈ نہ تھی۔"

اس واقعہ سے تین باتیں سمجھ میں آتی ہیں۔

۱۔ مرزا صاحب بازاری لڑکوں کے ساتھ آوارہ گردی کرتے تھے۔ یہ بات نبوت کے منافی ہے۔

۲۔ مرزا صاحب کو چوری کی عادت تھی ورنہ بغیر پوچھے کبھی میٹھا کو نہ لیجاتے اگرچہ وہ نمک تھا اور کھانڈ نہ تھی۔ یہ بات بھلا نبی کی شان کے خلاف ہے۔

۳۔ مرزا صاحب کھانڈ اور نمک میں تمیز نہ کر سکتے تھے۔ جو شخص کھانڈ اور نمک میں تمیز نہ کر سکے وہ کسی امت کا رہنما اور رہبر کیسے بن سکتا ہے!

انبیاء کی شان تو یہ ہوتی ہے ان کے بچپن اور جوانی کا کیا کہنا۔ اولیاء اللہ کا بچپن اگر دیکھا جائے تو وہ بھی بہت نرالا ہوتا ہے چنانچہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

(باقی صفحہ ۲۵ پر)

بہائیت

جمیل بابر ــــ عمر کوٹ

بہائی امریکہ کو اپنا مرکز بنائے ہوئے ہیں

آج کل بہائیت کا زور و شور کے ساتھ افریقہ، ایشیا اور وسطی امریکہ کے ممالک میں پرچار کیا جا رہا ہے۔ اور یہی وہ علاقے ہیں جن میں بہائیت کے پرچار کے لئے بہائیوں کے سرپرست برطانیہ اور فرانس اپنے مخصوص مفادات کے پیش نظر ماضی میں زیادہ زور دیتے رہے ہیں۔

بہائیوں کے حوالے سے ایران کے خلاف دنیا بھر کے کسی بھی ملک سے کوئی آواز شاہ کے دور میں نہیں تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ شاہ ایران اسرائیلیوں کے ساتھ گہرے تعلقات رکھنے کے علاوہ بہائیوں کے لئے بھی نرم گوشہ رکھتا تھا لیکن جونہی شاہ کا تختہ الٹنے کے بعد ایران میں دوسری حکومت قائم ہوئی مختلف ممالک نے بہائیوں پر ہونے والے مبینہ مظالم کے الزامات لگا کر ایران کی حکومت کے بارے میں معاندانہ رویے کا اظہار شروع کر دیا ہے۔ ۱۹۸۳ میں یورپی پارلیمنٹ نے ایک قرارداد منظور کی جس میں بہائیوں کے خلاف کی جانے والی کارروائی کے سبب ایران کی مذمت کی گئی (جس طرح آج کل قادیانیوں کے حق میں قرارداد منظور کی گئی ہے) ۱۹۸۴ میں اقوام متحدہ میں تعینات برطانوی مندوب نے ایران میں بہائیوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کی مبینہ داستانیں بیان کیں۔ اقوام متحدہ کی معاشی اور سماجی کونسل نے بھی اس ضمن میں خاصی تشویش کا اظہار کیا۔ ابھی چند دن ہوئے اقوام متحدہ میں انسانی حقوق کے بین الاقوامی قوانین کی ماہر کرین پارکر نے بھی ایسا ہی بیان دیا ہے) انٹرنیشنل کورٹ آف جیورسٹ نے ایک رپورٹ شائع کی جس میں الزام لگا دیا گیا کہ ایران میں ہزاروں بہائیوں کو ان کی جائیداد سے محروم کر دیا گیا، سینکڑوں کو نوکری سے نکال دیا گیا اور بہت سوں کو انقلابی محافظوں نے گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے۔ حقوق انسانی کی علمبردار نام نہاد عالمی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل جو خود اپنی اسلام دشمنی میں مشہور ہے نے ۱۹۸۲ میں بہائیوں پر ہونے والے مظالم کا ذکر کرتے ہوئے رپورٹ میں لکھا کہ عام طور پر بہائیوں کے ساتھ برا سلوک اسرائیل کے لئے جاسوسی کرنے کے الزام میں کیا جاتا ہے لیکن اس الزام کا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے دلچسپ امر یہ ہے کہ ان تمام قراردادوں کے الزامات اور رپورٹوں کی بنیاد صرف اور صرف وہ اطلاعات ہیں جو بہائی فرقے ہی کی جانب سے فراہم کی جاتی ہیں (قادیانیوں کے بارے میں بھی یہی حال ہے) جبکہ اس بارے میں حقائق تلاش کرنے کی ذرا بھر بھی کوشش نہیں کی گئی۔ یہاں تک کہ بہائیوں کی ملک دشمن سرگرمیوں کے ثبوت میں ایران کی حکومت کی جانب سے پیش کردہ دستاویزات کو بھی درخور اعتنا نہیں سمجھا جاتا۔

ایران کی حکومت بہائیوں کے دعوے کو تسلیم ہی نہیں کرتی کہ ایران میں ان کی تعداد تین لاکھ ہے اور وہ مذہبی گروہ ہیں بلکہ ایرانی حکومت انہیں ایک ایسا سیاسی گروپ سمجھتی ہے جو غیر ملکی مفادات بالخصوص یہودیوں کے لئے سرگرم عمل ہے۔ ایران کی موجودہ حکومت بہائیوں کے اسرائیل کے ساتھ گہرے تعلقات اور روابط کے ثبوت کے طور پر کئی دستاویزات منظر عام پر لے آئی ہے ان میں سے ایک بہائیوں کی ایران میں قائم قومی سوسائٹی کے ترجمان رسالے میں شائع ہونے والے ایک اعلان سے جس میں اس بات پر فخر کا اظہار کیا گیا ہے کہ بہائیوں کے تعلقات اسرائیلی حکومت کے اعلیٰ حکام کے ساتھ بہت بڑھ گئے ہیں (قادیانیوں کے بھی اسی طرح وزنا بدن اسرائیل کے ساتھ تعلقات میں اضافہ ہو رہا ہے) ایران کی موجودہ حکومت کا یہ کہنا ہے کہ اب تک جتنے بہائیوں کو سزائے موت یا دیگر سزائیں دی گئی ہیں وہ شاہ کی حکومت میں اہم پوسٹوں پر تعینات تھے اور ان پر شاہ کے مخالفین کی موت کے گھاٹ اتارنے کے سنگین الزامات ثابت ہو گئے تھے نیز وہ موجودہ حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے سازشی سرگرمیوں میں مصروف تھے علاوہ ازیں اکثر اسرائیل کے لئے جاسوسی کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑا گیا تھا، ایران کی موجودہ حکومت اور امریکہ کے کشیدہ تعلقات کے سبب اب بہائی امریکہ کو اپنا مرکز بنائے ہوئے ہیں۔ (جس طرح قادیانیوں نے مغربی جرمنی وغیرہ کو بنایا ہوا ہے) اور یہی سے وہ ایرانی حکومت پر بہائیوں کے خلاف مبینہ کارروائیوں کے الزامات لگاتے رہتے ہیں اور یہاں یہ ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ موجودہ صدی میں عالم اسلام کو جن اسلام کا اپنے کفر پر لیبل لگانے والے دو گروہوں سے حقیقی خطرات لاحق ہیں وہ قادیانیت اور بہائیت ہیں۔

چار چیزیں کہاں ملیں گی؟

ایک حکیم صاحب نے فرمایا: ہم نے چار چیزوں کو چار موقعوں پر تلاش کیا لیکن نہیں ملیں بلکہ دوسری جگہ ملیں۔

۱۔ غنی (بے نیازی) کو مال میں تلاش کیا۔ لیکن وہ قناعت میں نظر آیا (عام شخص اس دھوکہ میں رہتے ہیں کہ غنا مال میں ہے)

۲۔ راحت کو مال کی کثرت میں تلاش کیا۔ لیکن وہ مال کی قلت میں ملی (عوام اس راحت کی تلاش میں مال کے لئے سرگرداں ہیں)

۳۔ ہم نے عزت و شرافت کو مال میں تلاش کیا۔ مگر تقویٰ میں پائی (ہمارے دنیادار بھائی کس قدر دھوکے میں ہیں)

۴۔ نعمت کو کھانے پینے کی چیزوں میں تلاش کیا۔ لیکن وہ چشم پوشی اور اسلام کے اندر ملی (اسلام سے بڑھ کر کونسی نعمت ہے؟)

مرزا قادیانی اور قرآن کریم کی تحریف

مرزا غلام احمد قادیانی نے اسلام کے بنیادی عقائد میں ردو بدل کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کی بعض آیات میں تحریف کرنے کا قرانہ فعل بھی سرانجام دیا ہے جیسا کہ خود اس نے لکھا ہے۔

"ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن پاک خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائط اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کو تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے"

(ازالہ اوہام مصنفہ مرزا قادیانی ص ۱۳۸، ۱۳۹)

مرزا قادیانی کے اپنے اس فیصلہ کو مدنظر رکھتے ہوئے مرزائی حضرات بھی ہمارے مسلمان بھائی بھی آگے گئے والے حوالہ جات کو پڑھ کر دیانتداری سے فیصلہ کریں کہ کیا یہ تحریف قرآن نہیں ہے۔ اور کیا بقول خود مرزا قادیانی جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر نہیں ہے۔؟

تحریف ۱: مرزا قادیانی نے اپنی کتاب حقیقت الوحی ص ۱۳۰ پر قرآن کریم کی ایک آیت یوں لکھی ہے۔ اَلَمْ یَعْلَمُوْا اَنَّهٗ مَنْ یُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ یُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِیْهَا ذٰلِكَ الْخِزْیُ الْعَظِیْمُ ۔ جبکہ اصل آیت میں یُدْخِلْهُ نَارًا کی جگہ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ ہے

تحریف ۲: اسی کتاب کے ص ۱۵۴ پر ایک اور آیت یوں تحریر کی ہے یَوْمَ یَاْتِیْ رَبُّكَ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ حالانکہ یہ آیت کریمہ قرآن مجید میں اس طرح ہے هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیَهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ پہلے پانچ الفاظ کو سرے سے حذف کر کے اپنے پاس سے [illegible]

تحریف ۳: ازالہ الاوہام ص ۶۲۹ میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ اللہ جل شانہ، قرآن میں ارشاد فرماتا ہے وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِیٍّ اِلَّاۤ اِذَا تَمَنّٰۤی اَلْقَی الشَّیْطٰنُ فِیْۤ اُمْنِیَّتِهٖ حالانکہ قرآن کریم میں یہ آیت اس طرح ہے۔ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِیٍّ الخ اس آیت مبارکہ سے مِنْ قَبْلِكَ کا لفظ حذف کر دیا کیونکہ اس لفظ سے ختم نبوت کی دلیل ملتی ہے۔

قرآنی آیات کا اپنی طرف سے انتساب

قرآن مجید میں جو آیات مبارکہ حضور خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نازل ہوئی ہیں ان میں سے کئی آیات کو مرزا قادیانی نے اپنے متعلق ظاہر کیا ہے ان میں سے مثال کے طور پر دو حوالے درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے۔ اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ"

(اعجاز احمدی ص ۷)

(۲) "وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ اور ہم نے تجھے دنیا پر رحمت کے لیے بھیجا ہے"

(اربعین ۳ ص ۲۳)

اس آیت کو بھی مرزا قادیانی نے اپنے لیے قرار دیا ہے۔

قرآن مجید کی توہین،

۱۔ مرزا قادیانی نے بار بار یہ دعویٰ کر کے قرآن مجید کی شان کو گھٹانے اور اس کی توہین کرنے کی کوشش کی ہے کہ میرے الہامات قرآن مجید کے برابر ہیں۔ نمونہ کے لیے ایک حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔

"خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام سمجھتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں"

(حقیقت الوحی ص ۲۱۱)

حالانکہ مرزا قادیانی کے الہامات اتنے مبہم، فضول اور واہیات ہیں کہ انہیں ایک عقلمند انسان کا کلام بھی نہیں کہا جا سکتا۔

(۲) اس کے ساتھ ساتھ کھلے لفظوں میں قرآن کو سخت زبان قرار دیتے ہوئے ان الفاظ میں توہین کا ارتکاب کیا ہے۔

"قرآن شریف جس آواز بلند سے سخت زبانی کے طریق کار کو استعمال کر رہا ہے ایک غایت درجہ غبی اور نادان بھی اس سے بے خبر نہیں رہ سکتا"

(ازالہ الاوہام تختی خورد ص ۱۱ تختی کلاں ص ۲۵)

قرآن میں قادیان

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ازالہ الاوہام مطبوعہ ۱۳۰۸ھ کے صفحہ ۷۵، ۷۶ پر قادیان کا اعزاز ثابت کرنے کے لیے لکھا ہے

ایک روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر با آواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قَرِیْبًا مِّنَ الْقَادِیَانِ تو میں نے سن کر بڑا تعجب کیا کہ قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن کے دائیں صفحہ شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے۔ اور میں نے کہا تین شہروں کا نام بڑے اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان"

اب خود ہی فیصلہ کیجئے کہ قرآن مجید کے بارے میں ان تحریرات کے بعد مرزا قادیانی اور اس کے اندھے مقلدین یہ دعویٰ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ وہ مسلمان ہیں۔

فرق صاف ظاہر ہے

اصلی مسیح اور نقلی مسیح پر ایک اجمالی نظر

مرتبہ : محمد کفایت اللہ دین پوری معاون ایم خرم شہزاد میلسی

اصلی مسیح

حقیقی مسیح بلاباپ پیدا ہوئے
〃 〃 کا اسم گرامی عیسیٰ روح اللہ ہے
〃 〃 کی والدہ کا نام مریمؑ ہے
〃 〃 کی والدہ صدیقہ ہے۔
〃 〃 طاہر اطہر ہے
〃 〃 کی زوجہ نہیں تھی
〃 〃 نے شادی و نکاح نہیں کیا۔
〃 〃 کی آل اولاد نہیں ہے
〃 〃 کی عمر بر رفع سماء پچھتیس برس تھی
〃 〃 میں جلالی رنگ تھا۔
〃 〃 کی ذات بابرکات ناصری تھی
〃 〃 کی ناصری ذات جملہ امراض سے پاک تھی
〃 〃 نے گہوارہ میں لوگوں سے باتیں کی ہیں
〃 〃 نے اپنی اور اپنی والدہ کی عفت و عصمت کی شہادت دی ہے۔
〃 〃 خوب سیرت خوب صورت ہے
〃 〃 کی شخصیت کردار گفتار نیک تھی
〃 〃 کی سیرت اور حالات زندگی بے عیب تھی
〃 〃 کی سیرت اور صورت نمونہ اسوہ حسنہ تھی
〃 〃 نے احکام الٰہی پر عمل کیا
〃 〃 شرعی اور برحق نبی تھے
〃 〃 قوم بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے
〃 〃 کو اللہ نے نبوۃ عطا کی ہے
〃 〃 اللہ کے سچے کھرے سچے نبی تھے
〃 〃 نبی الٰہی ہیں
〃 〃 پر کتاب خداوندی انجیل اتری
〃 〃 کا معلم اللہ جل جلالہ انسانوں میں سے کوئی نہیں
〃 〃 نے اپنے بابرکت ہاتھوں سے کوئی کتاب نہیں لکھی
〃 〃 آپ پر رحمت والی کتاب نازل ہوئی
〃 〃 باعث برکت و رحمت ہے
〃 〃 کی آمد اولیٰ باعث ثواب ہے۔
〃 〃 کی آمد ثانی باعث نجات من العذاب ہے۔
〃 〃 پر اللہ کی رحمت برکت ہے
〃 〃 انابت الٰہی اطاعت خداوندی احکام کا علماً عملاً قولاً فعلاً پیکر ہے
〃 〃 آیت العالمین ہے
〃 〃 کی آمد ثانی ہوگی دجال سے جہاد فرمائیں گے

نقلی مسیح

مدعی مثیل مسیح کے والد کا نام غلام مرتضےٰ ہے
〃 〃 〃 کا نام غلام احمد ہے
〃 〃 〃 کی ماں کا نام گھسیٹی ہے
〃 〃 〃 کی ماں ترنڈ لیقہ ہے
〃 〃 〃 فاجر متکبر ہے
〃 〃 〃 کی بیویاں تھیں
〃 〃 〃 نے نکاح و شادیاں کیں۔
〃 〃 〃 کی اولاد ہے تقریباً
〃 〃 〃 کی عمر بحساب شمسی ۶۹ برس ہے
〃 〃 〃 میں جلالی و جمالی رنگ تھا
〃 〃 〃 کی ذات بد بخت مغل برلاس ہے
〃 〃 〃 دائم المریض تھا یک چشم
〃 〃 〃 نے گہوارہ میں لوگوں سے باتیں نہیں کی
〃 〃 〃 نے اپنے کردار گفتار سیرت اور حالات زندگی شہادت نہیں دی ہے
〃 〃 〃 بد سیرت اور بد صورت تھا
〃 〃 〃 کی سیرت اور شخصیت بد تھی
〃 〃 〃 کی سیرت اور شخصیت۔ واغدار ذو عیب ہے
〃 〃 〃 کی شخصیت غدار و منکر ختم نبوت کے لیے نمونہ ہے۔
〃 〃 〃 نے کردار مسیلمہ کذاب پر عمل کیا
〃 〃 〃 غیر شرعی امتی مجازی ظلی بروزی مدعی نبوۃ ہے
〃 〃 〃 کسی قوم کی طرف نہیں بھیجا گیا
〃 〃 〃 کو انگریز اسفید فام کتے، نے خود کاشتہ نبوۃ دی
〃 〃 〃 انگریز بے ایمان کا نبی تھا۔ الہام تو انگریزی میں بڑ لگتا
〃 〃 〃 نبی انگریزی ہے۔
〃 〃 〃 آسمانی کتاب نہیں اتری (بلکہ خود لکھی ہیں)
〃 〃 〃 کا استاذ انسانوں میں سے ہے اللہ جل جلالہ نہیں
〃 〃 〃 نے اپنے بد بخت ہاتھوں سے کتابیں لکھیں ہیں۔
〃 〃 〃 ایک کتاب لعنت والی (نور الحق) لکھی ہے
〃 〃 〃 کاذب (بنا بیتی قادیانی)
〃 〃 〃 باعث تکلیف و زحمت ہے
〃 〃 〃 کی آمد باعث عذاب ہے مدعی آمد ثانیہ ہے
〃 〃 〃 آمد اولیٰ ہی گمراہی و خراب ہے
〃 〃 〃 ہر سب کی لعنت ہے اس لعنت والی کتاب لکھی
〃 〃 〃 انابت شیطان اطاعت انگریز و فرنگی کا علماً عملاً
〃 〃 〃 قولاً فعلاً تماماً مظہر ہے
〃 〃 〃 آثار الشیاطین ہے
〃 〃 〃 کی آمد ثانی نہیں مدعی آمد ثانیہ ہے جہاد حرام قرار دیا ہے۔

لعنۃ اللہ علیہ

ختمِ نبوّت اور حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہٗ

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ علمی اور تحقیقی طور پر مسئلہ ختم نبوت پر بحث کرتے ہوئے محدثانہ، فقیہانہ اور متکلمانہ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر منطقیانہ انداز میں ٹھوس دلائل اور واضح براہین کیساتھ امام الانبیاء خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت ثابت کرتے ہیں۔ اور یہ فرماتے ہیں کہ ختم نبوت کے تین درجات اور مراتب ہیں۔ (۱) ختم نبوت مرتبی ۲۔ ختم نبوت مکانی اور ۳۔ ختم نبوت زمانی۔ اور باقی دو درجوں اور رتبوں کو تسلیم کرتے ہوئے مولانا موصوفؒ یہ فرماتے ہیں کہ ان میں اعلیٰ درجہ اور رتبہ ختم نبوت مرتبی ہے جو ختم نبوت زمانی کے علت ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بایں معنیٰ خاتم النبیین ہیں کہ نبوت کے تمام درجات و مراتب اور کمالات آپ پر ختم ہیں اور ساری کائنات میں آپ کے اوپر کسی اور کا درجہ نہیں ہے۔ ہاں آپ کے اوپر صرف خالق کائنات کا درجہ ہے۔ جل مجدہٗ اور یہی اور فرماتے ہیں کہ یہ تینوں مراتب اور درجات دلیل مطابقی کے طور پر ثابت ہیں نہ یہ کہ صرف ختم نبوت زمانی ہی مطابقی طور پر ثابت ہے۔ جیسا کہ عوام آپ کی ختم نبوت زمانی ہی میں منحصر سمجھتے ہیں، حالانکہ اس سے آپ کی پوری فضیلت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ یہ تو نبوت مرتبی کے لئے معلول اور ختم نبوت مرتبی علت ہے تو یہ کیونکر باور کیا جاسکتا ہے کہ علت تو مطابقی نہ ہو اور معلول مطابقی ہو، وہاں ان تینوں درجات و مراتب میں سے اگر ایک مراد لی جائے تو لفظ خاتم النبیین ختم نبوت مرتبی پر دلیل مطابقی کے طور پر دلالت کرتا ہے۔ اور ختم نبوت زمانی کا ثبوت دلیل التزامی سے متحقق ہے اور فرماتے ہیں کہ یہ ہو تو ہرگز نہیں سکتا۔ لیکن اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں کوئی اور نبی آجائے یا فرض کیجئے کہ آپ کے بعد کوئی اور نبی پیدا ہو جائے اور اس کو نبوت مل جائے، تب بھی آپ کی ختم نبوت پر زد نہیں پڑتی اس لئے کہ نبوت کا ہر مرتبہ آپ پر ختم ہے۔ لہٰذا کوئی آپ سے پہلے آئے یا بعد کو آئے آپ کی ختم نبوت پر ہرگز کوئی حرف نہیں آتا۔ لیکن یہ تو محض ختم نبوت مرتبی کے درجہ اور مرتبہ کو مضبوط اور مستحکم کرنے کے لئے ایک تعبیر اختیار کی گئی ہے۔ ورنہ آپ کی ختم نبوت زمانی کا منکر بھی ویسا ہی کافر ہے۔ جیسا کہ فرائض اور وتر وغیرہ کی رکعات کی تعداد کا منکر کافر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جو اس میں تامل کرے وہ بھی کافر ہے۔ یہ حضرت نانوتویؒ کی ان متعدد عبارات کا خلاصہ ہے۔ جو انہوں نے مختلف کتابوں میں اور بعض تحذیر الناس میں تحریر فرمائی ہیں۔ چند ضروری عبارات ہم یہاں عرض کرتے ہیں غور فرمائیں اور اس کی مزید تحقیق راقم کی کتاب

> اپنا دین و ایمان ہے بعد رسول ﷺ کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تامل کرے اس کو کافر سمجھتا ہوں —
>
> (حضرت نانوتویؒ)

بانی دارالعلوم دیوبند میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ خاتمیت زمانی اپنا دین ایمان ہے، ناحق کی تہمت کا البتہ کچھ علاج نہیں، سو اگر ایسی باتیں جائز ہوں تو ہمارے منہ میں بھی زبان ہے، اس تہمت کے جواب میں ہم آپ پر اور آپ کے ملت پر ہزار تہمتیں لگا سکتے ہیں۔ الخ۔

(مناظرہ عجیبہ ص۳۹)

اس عبارت میں حضرت مولانا نانوتویؒ نے ختم نبوت زمانی کو اپنا دین و ایمان قرار دیا ہے۔ اور اس کے برعکس عقیدہ کی ان کی طرف نسبت کو ناحق تہمت کہا ہے۔ اس کا مطلب بجز اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ بعض لوگوں نے مولانا نانوتویؒ کو ختم نبوت زمانی کا منکر قرار دیا ہے۔ وہ ان پر ناحق کی تہمت لگا رہے ہیں۔ اور بے بنیاد بہتان باندھ رہے ہیں، جس سے مولانا موصوفؒ کا دامن بالکل پاک ہے، یہ الگ بات ہے کہ ناحق تہمت لگانے والے کا اس فانی دنیا میں کچھ علاج نہیں

۲۔ حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت زمانی تو سب کے نزدیک مسلم ہے۔ اور یہ بات بھی سب کے نزدیک مسلم ہے، کہ آپ اول المخلوقات ہیں علی الاطلاق کہے یا بالاضافۃ"۔ الخ (مناظرہ عجیبہ ص۷)

۳۔ "ہاں یہ مسلم ہے کہ خاتمیت زمانی اجماعی عقیدہ ہے۔ ص۴۹۔

یہ عبارتیں بھی بالکل صاف اور واضح ہیں۔

۴۔ بلکہ اس سے بڑھ کر لیجئے (تحذیر الناس) صفحہ نہم کی سطر دہم سے لیکر یازدہم کی سطر ہفتم تک وہ تقریر لکھی جس سے خاتمیت زمانی اور خاتمیت مکانی اور خاتمیت مرتبی تینوں بدلالت مطابقی ثابت ہو جائیں اور اسی تقریر کو اپنا مختار قرار دیا۔ الخ (مناظرہ عجیبہ ص۵۰)

اس عبارت میں مولانا موصوف نے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت مکانی اور خاتمیت مرتبی کو دلیل مطابقی سے ثابت تسلیم کیا ہے وہاں آپ کی خاتمیت زمانی کو بھی دلیل مطابقی ہی سے ثابت گردانا ہے اور اس کو اپنا مختار اور پسندیدہ مسلک و عقیدہ بتایا ہے۔

۵۔ "خاتمیت زمانی تو سب کے نزدیک مسلم ہے"۔ (مناظرہ عجیبہ ص۷) یہ عبارت بھی اپنے مفہوم و مدلول کے لحاظ سے بالکل صاف اور روشن ہے۔

۶۔ حاصل مطلب یہ ہے کہ خاتمیت زمانی سے مجھ کو انکار نہیں بلکہ یوں کہئے کہ منکروں کے لئے گنجائش انکار نہ چھوڑی افضلیت کا اقرار بلکہ اقرار کرنے والوں کے پاؤں جما دیئے اور نبیوں کی نبوت پر ایمان ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر کسی کو نہیں سمجھتا۔" (مناظرہ عجیبہ ص۵۰)

یہ عبارت بالکل صاف ہے، اور اس میں کسی قسم کی کوئی الجھن اور اشکال نہیں ہے۔

۷۔ مولانا نانوتویؒ تحذیر الناس کی عبارت کی تشریح و تفصیل کرتے ہوئے حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب امروہیؒ کے جواب میں رقمطراز ہیں کہ "مولانا خاتمیت زمانی کی میں نے تو توجیہ اور تائید کی ہے۔ تغلیط نہیں کی۔ ہاں آپ گوشۂ عنایت و توجہ سے دیکھتے ہی نہیں تو میں کیا کروں۔ اخبار بالعلۃ مکذب اخبار بالمعلول نہیں بلکہ اس کا مصدق اور مؤید ہوتا ہے۔ اوروں نے فقط خاتمیت زمانی اگر بیان کی تھی تو میں نے اس کی علت یعنی خاتمیت مرتبی ذکر کی اور شروع تحذیر ہی میں اتنا، خاتمیت مرتبی کا بہ نسبت خاتمیت زمانی ذکر کردیا۔ تو اس صورت میں ہے کہ خاتم سے خاتم المراتب ہی مراد لیجئے اور خاتم کو مطلق رکھئے تو پھر خاتمیت مرتبی اور خاتمیت زمانی اور خاتمیت مکانی تینوں اسی طرح ثابت ہو جائیں گے جس طرح آیت اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ میں لفظ رجس سے نجاست معنوی اور نجاست ظاہری دونوں ثابت ہوتی ہیں، اور اس ایک مفہوم کا انواع مختلفہ پر محمول ہونا ظاہر ہوتا ہے۔" (مناظرہ عجیبہ ص۳۰)

اس عبارت سے بھی واضح ہوا کہ مولانا موصوف ختم نبوت زمانی کے منکر نہیں بلکہ اس کے مثبت اور مؤید ہیں اور لفظ خاتم سے وہ صرف ختم نبوت زمانی ہی کو نہیں بلکہ ختم نبوت زمانی ختم نبوت مکانی اور ختم نبوت مرتبی تینوں کے اثبات کے درپے ہیں اور ان میں سے کسی قسم کو لفظ خاتم سے نکالنے پر آمادہ نہیں اور قوت بیان اور زور دلائل سے وہ ہر قسم کی نبوت کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم تسلیم کروانے پر مصر ہیں۔

۸۔ "سو اگر اطلاق و عموم ہے تب تو ثبوت خاتمیت زمانی ظاہر ہے۔ ورنہ تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے۔ ادھر تصریحات نبوی مثل اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ (او کما قال) جو بظاہر بطرز مذکور اسی لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے۔ اس باب میں کافی ہے۔ کیونکہ یہ مضمون درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہو گیا ہے گو الفاظ مذکور بسند متواتر منقول نہ ہوں سو یہ عدم تواتر الفاظ باوجود تواتر معنوی یہاں ایسا ہی ہوگا جیسا تواتر اعداد رکعات فرائض و وتر وغیرہ باوجودیکہ الفاظ احادیث مشعر تعداد رکعات متواتر نہیں جیسا اس کا منکر کافر ہے ایسا ہی اس کا منکر بھی کافر ہوگا۔"

(تحذیر الناس ص۹)

اس عبارت میں حضرت مولانا نانوتویؒ نے ختم نبوت زمانی کو نہ صرف یہ کہ منطقی دلیل ہی سے تسلیم کیا ہے، بلکہ وہ فرماتے ہیں کہ ختم نبوت زمانی لفظ خاتم النبیین سے ثابت ہے جو قرآن کریم میں موجود ہے۔ اور حدیث اور اجماع امت سے بھی یہ ثابت ہے اور جس طرح فرائض وغیرہ کی رکعات کی تعداد کا منکر کافر ہے۔ اسی طرح ختم نبوت زمانی کا منکر بھی کافر ہے۔

۹۔ "اپنا دین و ایمان ہے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تامل کرے اس کو کافر سمجھتا ہوں۔" (مناظرہ عجیبہ ص۱۰۳)

یہ سب عبارتیں حجۃ الاسلام حکیم الامت قاسم الخیرات والعلوم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ بانی دارالعلوم دیوبند کی ہیں۔ ان تصریحات کی موجودگی میں اگر یہ باطل اور مردود دعویٰ کرتا ہے کہ مولانا موصوفؒ معاذ اللہ تعالیٰ ختم نبوت زمانی کے منکر ہیں اور اسی پر بلاوجہ وہ ان کی تکفیر کرتے اور اس پر مصر ہیں تو اس سے بڑھ کر بد دیانتی، ہٹ دھرمی اور تعصب کی بدترین مثال دنیا میں اور کیا ہو سکتی ہے؟ اور اسی طرح اگر خانہ ساز نبوت کے مدعی قادیانی کذاب و دجال کی نبوت ثابت کرنے کے لئے حضرت مولانا نانوتویؒ کی عبارات سے غلط نظریہ کشید کرتے ہیں کہ موصوف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اجراء نبوت کے قائل تھے، تو یہ بھی قطعاً باطل اور یقیناً مردود ہے۔ مولانا نانوتویؒ تو تصریح کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور نبی کے ہونے کا سرے سے احتمال ہی پیدا نہیں ہوتا کسی اور کو آپ کے بعد نبی ماننا تو در کنار جو اس میں تامل کرے مولانا موصوفؒ اس کو بھی کافر سمجھتے ہیں۔ الغرض حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ ختم نبوت کے بارے میں وہی عقیدہ رکھتے ہیں جو تمام اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے۔ البتہ ضد اور تعصب کی وجہ سے بلاوجہ الزام اور بہتان کا اس دنیا میں سرے سے کوئی علاج نہیں

گلدستۂ ختم نبوت

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ذریعۂ نجات ہے۔

محمد شفیع عمر الدین میرپور خاص

حضرت سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ:

"آخرت کی نجات اور ہمیشہ کی کامیابی حضرت سید الاولین والآخرین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہی پر منحصر ہے لہٰذا جب تک آپ کی پیروی سے اللہ تعالیٰ کی محبوبیت کے مقام تک پہنچ سکتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہی کی بدولت تجلی ذات باری تعالیٰ سے مشرف ہوتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی بدولت محبوبیت کے مرتبے سے سرفراز کئے جاتے ہیں یہ مرتبہ کمالات سب سے اونچا ہے۔ اور محبوبیت کے درجے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ آپ کے سب سے کامل تابعداروں کو حضرات انبیاء بنی اسرائیل علیہم السلام مانند فرمایا ہے اور جلیل القدر پیغمبروں نے آپ کی پیروی کی آرزو کی ہے۔

یہ دو باتیں حدیث کی مشہور و معروف ہیں کہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام آپ کے (مبارک) زمانے میں زندہ ہوتے تو انہیں بھی آپ کی پیروی کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔ اور قرب قیامت کے وقت حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کا آسمان سے دنیا میں تشریف لانا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے کا واقعہ معلوم و مشہور ہے۔ آپ کی پیروی کی بدولت ہی آپ کی امت سب امتوں سے افضل ہے۔ اور آپ کی امت کثرت سے جنتی ہے۔ کل قیامت کے دن آپ کی پیروی کی وجہ سے آپ کی امت دوسری سب امتوں سے پہلے جنت میں جائے گی۔ اور جنت کی نعمتیں حاصل کرے گی۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اور سنت لازم پکڑیں۔ اور شریعت کی پیروی کریں۔

(از مکتوب ۲۴۹۔ دفتر اول)

مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی مدظلہ

قادیانیوں سے مکمل قطع تعلق

اسلامی عدل وانصاف کے عین مطابق ہے

۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو اس وقت کی حکومت نے قادیانیوں کے خلاف علماء اور عوام کے دباؤ سے مجبور ہو کر فیصلہ کیا، اس زمانہ میں محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری قدس اللہ سرہ العزیز نے ایک استفتاء مرتب فرمایا تھا اور اس کا جواب ارباب فتویٰ سے طلب فرمایا تھا اس سلسلہ میں یہ جواب تحریر کیا گیا تھا، حضرت مولانا کی کوششیں بار آور ہوئیں لیکن ________ قادیانی ابھی تک خود کو اقلیت تسلیم نہیں کرتے، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ان کی ریشہ دوانیاں برابر جاری ہیں، مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا کیا گیا، جن کا حال ابھی تک معلوم نہیں، ساہیوال میں دو مسلمانوں کو شہید کیا گیا، سکھر میں دوران نماز ”منزل گاہ“ کی مسجد پر بم سے حملہ کیا گیا جس سے بہت سے مسلمان شدید زخمی ہوئے اور دو مسلمان شہید ہوئے، لیکن آج اس کا علاج یہی ہے کہ قادیانیوں کو کافر حربی سمجھ کر ان سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے، حضرت بنوری قدس اللہ سرہ العزیز نے اس جواب کو پسند فرمایا تھا، مولانا کے تبرکات میں اس کو قیمتی سمجھا جا سکتا ہے اس لیے لائق مطالعہ ہے (ادارہ)

****

کیا فرماتے ہیں علماء دین متین وفقہم اللہ للصواب حسب ذیل مسئلہ میں کہ کوئی شخص یا جماعت کسی مدعی نبوت کاذب پر ایمان لانے کی وجہ سے جو باتفاق امت دائرہ اسلام سے خارج ہوا اور ان کا کفر یقینی اور شک و شبہ سے بالاتر ہو اس کے علاوہ ان میں حسب ذیل وجوہ بھی موجود ہوں۔

۱۔ وہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہوں اور تمام عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہوں۔

۲۔ مسلمانوں کو جانی و مالی ہر طرح کی ایذا پہنچانے میں مقدور کوتاہی نہ کرتے ہوں۔

۳۔ ان کی مادی قوت اور مالی وسائل میں روز افزوں ترقی کا تمام تر انحصار مسلمانوں کے استحصال پر ہو اور وہ سیاسی واقتصادی وسائل پر قابض ہونے کی کوششیں کر رہے ہوں،

۴۔ ان کی سیاسی وعسکری تنظیمیں موجود ہوں۔ اور ان کی زیر زمین سرگرمیاں تمام ملت اسلامیہ کیلئے بین الاقوامی سطح پر عظیم خطرہ ہوں۔

۵۔ دشمن اسلام بیرونی طاقتوں، یہودی اور مسیحی حکومتوں اور ہندوستان کی اسلام دشمن قوتوں سے ان کے قوی روابط ہوں۔ الغرض مسلمانوں کے لیے دینی، سیاسی، معاشی، اقتصادی اور معاشرتی اعتبار سے ان کا طرز عمل سنگین خطرات کا باعث ہو بلکہ ان کی وجہ سے ایک اسلامی مملکت کو بغاوت وانقلاب کے خطرات تک لاحق ہوں۔

۶۔ حکومت یا حکومت کی سطح پر یہ توقع نہ ہو کہ اس فتنہ سے ملک وملت کو بچانے کی کوئی تدبیر کی جائے گی۔ اور یا متوقع نہ ہو کہ جس شرعی سزا کے وہ مستحق ہیں وہ ان پر جاری ہو سکے گی۔ اندریں حالات بے بس مسلمانوں کو اس فتنہ کی روک تھام کے لیے کیا کرنا چاہیئے؟ اور اس سلسلہ میں شرعی طور پر ان پر کیا فریضہ عائد ہوتا ہے؟

کیا ان حالات میں اس جماعت یا فرد کی بڑھتی ہوئی جارحیت پر قدغن لگانے کے لیے حسب ذیل امور کے جواز یا وجوب کی شرعاً کوئی صورت ہے کہ:

(الف) امت اسلامیہ اس فرد یا جماعت کے ساتھ برادرانہ تعلقات منقطع کرے

(ب) ان سے سلام وکلام، میل وجول، نشست و برخاست شادی وغمی میں شرکت نہ کی جائے بلکہ معاشرتی سطح پر ان سے مکمل طور پر قطع تعلق کر لیا جائے۔

(ج) ان سے تجارت، لین دین اور خرید وفروخت کی جائے یا نہیں؟

(د) ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں سے مال خریدا جائے، یا ان کا مکمل اقتصادی مقاطعہ (بائیکاٹ) کیا جائے۔

(ہ) ان کی تعلیم گاہوں، ہوٹلوں، ریستورانوں میں جانا جائز ہے یا نہیں؟

(ی) ان سے رواداری برتی جائے یا نہیں؟

(ذ) ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی مصنوعات استعمال کی جائیں یا نہیں؟ غرض ان سے مکمل بائیکاٹ یا مقاطعہ کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟ کیا تمام مسلمانوں کو بجا یہ حق حاصل ہے کہ انہیں راہ راست پر لانے کے لیے ان کا بائیکاٹ کریں جب کہ اس کے سوا اور کوئی چارۂ اصلاح موجود نہ ہو؟

أفتونا مأجورين، والله سبحانه يجزل لكم الأجر والثواب، وهو المسئول الملهم للحق والثواب،

المستفتی

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت۔ کراچی۔

الجواب واللہ الہادی للصواب

بلاشبہ قرآن کریم کی وحی قطعی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث متواترہ قطعیہ، اور امت محمدیہ کے قطعی اجماع سے ثابت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ اس لیے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا مدعی کافر اور دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہے۔ اور جو شخص اس مدعی نبوت کی تصدیق کرے اور اسے مقتداء و پیشوا مانے وہ بھی کافر اور مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ اس کفر اور ارتداد کے ساتھ اگر اس میں وجوہ مذکورہ فی السوال میں سے ایک وجہ بھی موجود ہو تو قرآن کریم اور احادیث نبویہ اور فقہ اسلامی کے مطابق وہ اسلامی ہمدردی کا ہرگز مستحق نہیں، مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس کے ساتھ سلام و کلام، نشست و برخاست اور لین دین وغیرہ تمام تعلقات ختم کر دیں، کوئی ایسا تعلق یا رابطہ اس سے قائم کرنا جس سے اس کی عزت و احترام کا پہلو نکلتا ہو یا اس کو قوت و آسائش حاصل ہوتی ہو جائز نہیں، کفار محاربین اور اعداءِ اسلام سے ترک موالات کے بارے میں قرآن حکیم کی بے شمار آیات موجود ہیں۔ اسی طرح احادیث نبویہ اور فقہ میں اس کی تفصیلات موجود ہیں۔

یہ واضح رہے کہ کفار محاربین، جو مسلمانوں سے برسرپیکار ہوں، اسلامی اصطلاحات کو مسخ کر کے اسلام کا مذاق اڑاتے ہوں اور مار آستین بن کر مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو منتشر کرنے کے درپے ہوں اسلام ان کے ساتھ سخت سے سخت معاملہ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ رواداری کی ان کافروں سے اجازت دی گئی ہے۔ جو محارب اور موذی نہ ہوں، ورنہ کفار محاربین سے سخت معاملہ کرنے کا حکم ہے۔

علاوہ ازیں بسا اوقات اگر مسلمانوں سے کوئی قابلِ نفرت گناہ سرزد ہو جائے تو بطور تعزیر و تادیب ان کے ساتھ ترک تعلق، اور سلام و کلام و نشست و برخاست ترک کرنے کا حکم شریعتِ مطہرہ اور سنت نبویؐ میں موجود ہے، چہ جائے کہ کفار محاربین کے ساتھ، اس سلسلہ میں سب سے پہلے تو اسلامی حکومت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ان فتنہ پرداز مرتدین پر "من بدّل دینہ فاقتلوہ" کی شرعی تعزیر نافذ کر کے اس فتنہ کا قلع قمع کرے اور اسلام و ملتِ اسلامیہ کو اس فتنہ کی یورش سے بچائے۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدینؓ نے فتنہ پرداز موذیوں اور مرتدوں سے جو سلوک کیا وہ کسی سے مخفی نہیں اور بعد کے خلفاء اور سلاطین اسلام نے بھی کبھی اس فریضہ سے غفلت اور تساہل پسندی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ لیکن اگر مسلمان حکومت اس قسم کے لوگوں کو سزا دینے میں کوتاہی کرے یا اس سے توقع نہ ہو تو خود مسلمانوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ بحیثیت جماعت اس قسم کی سزا کا فیصلہ کریں جو اس کے دائرۂ اختیار میں ہو۔ الغرض ارتداد، محاربت، بغاوت، شرارت، نفاق، ایذاءِ مسلمانوں کے ساتھ سازش، یہود و نصاریٰ و ہنود کے ساتھ سازباز، ان سب وجوہ کے جمع ہو جانے سے بلاشبہ مذکورہ فی السوال فرد یا جماعت کے ساتھ مقاطعہ یا بائیکاٹ نہ صرف جائز ہے بلکہ واجب ہے، اگر مسلمانوں کی جماعت بحیثیت اجتماعی اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے مقاطعہ یا بائیکاٹ جیسے ہلکے سے اقدام سے بھی کوتاہی کرے گی تو وہ عند اللہ مسئول ہوگی۔

یہ مقاطعہ یا بائیکاٹ ظلم نہیں بلکہ اسلامی عدل و انصاف کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو ان کی محاربت اور ایذا رسانی سے محفوظ کیا جائے۔ اور ان کی اجتماعیت کو ارتداد و نفاق کے دستبرد سے بچایا جائے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ خود ان محاربین کے لیے بھی اس میں یہ حکمت مضمر ہے کہ وہ اس سزا یا تادیب سے متاثر ہو کر اصلاح پذیر ہوں اور کفر و نفاق کو چھوڑ کر ایمان و اسلام قبول کریں اس طرح آخرت کے عذاب اور ابدی جہنم سے ان کو نجات مل جائے۔ ورنہ اگر مسلمانوں کی ہیئت اجتماعیہ ان کے خلاف کوئی تادیبی اقدام نہ کرے تو وہ اپنی موجودہ حالت کو مستحسن سمجھ کر اس پر مصر رہیں گے۔ اور اس طرح ابدی عذاب کے مستحق ہوں گے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ پہنچ کر ابتداً یہی طریقہ اختیار فرمایا تھا کہ کفار مکہ کے قافلوں پر حملہ کر کے ان کے اموال پر قبضہ کیا جائے تاکہ مال و زر کی قوت سے ان کو جو طاقت اور شوکت حاصل ہے وہ ختم ہو جائے، جس کے بل بوتے پر وہ مسلمانوں کو ایذاء پہنچاتے ہیں اور مقابلہ کرتے ہیں اور مختلف سازشیں کرتے ہیں، قتل النفس اور جہاد بالسیف کے حکم سے پہلے مقاطعہ اور دشمنوں کو اقتصادی طور پر مفلوج کرنے کی یہ تدبیر اس لیے اختیار کی گئی تھی تاکہ اس سے ان کی جنگی صلاحیت ختم ہو جائے اور وہ اسلام کے مقابلہ میں آ کر کفر کی موت نہ مریں۔ گویا اس اقدام کا مقصد یہ تھا کہ ان کے اموال پر قبضہ کر کے ان کی جانوں کو بچایا جائے کیونکہ اموال پر قبضہ ان کی جان لینے سے زیادہ بہتر تھا۔

علاوہ ازیں اس تدبیر میں یہ حکمت و مصلحت بھی تھی کہ کفار مکہ کے لیے غور و فکر کا ایک اور موقع فراہم کیا جائے۔ تاکہ وہ ایمان کی نعمت سے سرفراز ہو کر ابدی نعمتوں کے مستحق بن سکیں اور عذابِ اخروی سے نجات پا سکیں؛ لیکن جب اس تدبیر سے کفار و مشرکین کے فساد کی اصلاح نہ ہوئی تو ان کے شر و فساد سے زمین کو پاک کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی جانب سے جہاد بالسیف کا حکم بھیج دیا گیا، اور اللہ تعالیٰ نے قریش کے تجارتی قافلہ کے بجائے ان کی عسکری تنظیم سے مسلمانوں کا مقابلہ کرا دیا۔

(جاری ہے)

بقیہ: مرزائی کہانی

کے بچپن کا مشہور واقعہ ہے کہ آپ کی والدہ نے آپ کو تحصیل علم کے لئے جب بغداد بھیجنا چاہا تو چالیس اشرفیاں آپ کے کرتہ کی جیب میں سی دیں اور یہ نصیحت کی کہ بیٹا کبھی جھوٹ نہ بولنا۔ چنانچہ آپ قافلہ والوں کے ساتھ بغداد کو روانہ ہوئے راستہ میں قافلہ لٹ گیا اور آپ سے ایک ڈاکو نے پوچھا کہ اے بچے تیرے پاس بھی کچھ ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ ہاں ہے وہ اپنے سردار کے پاس لے گیا۔ سردار نے کہا کہ نکالو جب نکالی گئیں تو وہ آپ کی سچائی سے اتنا متاثر ہوئے کہ توبہ کر لی اور سب لوٹا ہوا مال قافلہ والوں کو واپس کر دیا۔

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کے بچپن کا واقعہ

(باقی صفحہ ۲۶ پر)

کے بچپنے سے کوئی مناسبت نہیں۔ چہ جائیکہ وہ نبوت کی کرسی پر متمکن ہونے کی کوشش کریں۔

بقیہ : کارنامہ

اس کی کم سے کم ذخیرہ اندوزی (MONEY) ۲۱۵ کے ریم اور رائیگا بائٹ ڈیٹیک اسٹوریج کی ہے اسی کے ساتھ سسٹم پورا خودکار نظام، آلات اور ضروری سامان بھی فراہم کرتا ہے اور اسے کسی کمپیوٹر نظام میں لگایا جاسکتا ہے۔ افراد اور چھوٹے مراکز کے لئے ان مبادی کوائف کو ٹکڑوں میں بھی فراہم کیا جاتا ہے۔ جس سے رفتہ رفتہ پورا نظام مکمل ہو سکے گا۔ احادیث کے مطالعہ اور تحقیق میں یقیناً یہ سب سے پہلا مکمل اور باضابطہ کمپیوٹر نظام بہت اہم رول ادا کریگا۔

مجھے کہنا ہے کچھ اپنی زبان میں

گیا ہے کہ ... [illegible] ... سے مراد تقوے کی کثرت ہے (مفہوم) [illegible] ... جریدہ ... مارچ ۱۹۸۶ء

آیئے ذرا دیکھیں کہ مرزائی جماعت میں کتنا تقویٰ ہے۔ مرزا قادیانی کی زبانی ملاحظہ کیجیے۔

"ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت و تہذیب پاک دلی پرہیزگاری، للّٰہی محبت باہم پیدا نہیں کی۔ بعض لوگ جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز سے توبۃ النصوح کر کے پھر بھی ویسے کج دل ہیں۔ اور اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں۔ اور اسے تکبر کے سیدھے منہ اسلام و علیکم نہیں کر سکتے۔ چہ جائیکہ خوش خلقی و ہمدردی سے پیش آویں اور انہیں سفلہ خود غرض دیکھتا ہوں۔ وہ ادنیٰ ادنیٰ خود غرضی کی بنیاد پر لڑتے ہیں۔ اور ایک دوسرے سے دست بدامان ہوتے ہیں۔ اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے۔ بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینہ پیدا کر لیتے ہیں یہ حالات تھے۔ جو اس قدر مجمع میں مشاہدہ کر لیتا ہوں سے تب دل جلتا ہے اور کباب ہوتا ہے اور بے اختیار دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اگر میں جنگل کے درندوں میں رہوں تو ان آدم سے اچھا ہے یہ لوگ کچھ توجہ نہیں کرتے اور ان آنکھوں سے مجھے بینائی کی توقع نہیں ہے۔ میں تو ایسے لوگوں سے بیزار ہوں اگر جنگل میں ہوتا تو میرے لئے ان لوگوں کی رفاقت سے بہتر تھا۔ (شہادت القرآن صـ۹۴ مصنفہ مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کے یہ خیالات اس جماعت کے بارے میں ہیں جن کے بارے میں وہ لکھتا ہے کہ "جو میری جماعت میں داخل ہوا وہ درحقیقت میرے سردار خاتم النبیین کے صحابہ میں داخل ہوا"۔

(خطبہ الہامیہ صـ۱۷۱)

مرزا قادیانی کا دعویٰ تھا کہ وہ مامور من اللہ، نبی مسیح، مہدی اور مجدد وغیرہ سب کچھ تھا۔ اور حالت یہ کہ وہ اپنی ہی تیار کردہ جماعت کی بدکرداریوں سے اس قدر بیزار ہے کہ ان کے درمیان رہنے کے بجائے جنگل کو ترجیح دیتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ جس جماعت کی تربیت مرزا قادیانی نہ کر سکا اور ان میں تقویٰ کی کثرت پیدا نہ کر سکا تو آج مرزا طاہر کیسے ان میں تقویٰ پیدا کر سکتا ہے۔ مرزا طاہر کے بارے میں تو مشہور ہے کہ وہ غنڈہ ہے جس نے ۲۹ مئی ۷۴ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر طلباء کو لوہے کے سریوں اور خنجروں سے پٹوایا۔ جب خود مرزا طاہر میں تقویٰ نام کی کوئی چیز نہیں تو وہ اپنی جماعت کی کیسے تربیت کر سکتا ہے تقویٰ ایمان کی علامت ہے ایمان نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

بقیہ : ہماری عید

سے ایمان سلامت لے جائے (۳) جس دن پل صراط سے سلامتی کے ساتھ گزر جائے۔ (۴) جس دن جنت میں داخل ہو جائے (۵) جس دن پروردگار کا دیدار نصیب ہو۔ علیؓ۔ ہمارا عید اس دن ہے جس دن کوئی گناہ سرزد نہ ہو۔

ترکیب نماز عید

اوّل زبان یا دل سے نیت کرو کہ دو رکعت نماز عید واجب مع چھ زائد تکبیرات پیچھے اس امام کے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لو اور سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھو۔ پھر دوسری اور تیسری تکبیر میں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دو اور چوتھی میں ہاتھ باندھ لو۔ اور جس طرح ہمیشہ نماز پڑھتے ہو پڑھو دوسری رکعت میں سورت کے بعد جب امام تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو پہلی، دوسری اور تیسری دفعہ میں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دو اور چوتھی تکبیر کہہ کر بلا ہاتھ اٹھائے رکوع میں چلے جاؤ۔ باقی نماز حسب دستور تمام کرو۔ خطبہ سن کر واپس جاؤ۔

بقیہ : صدقۃ الفطر

نہیں ہوا اب کسی دن دے دینا چاہیئے۔

مسئلہ: صدقہ فطر اپنی طرف سے واجب ہے اور نابالغ اولاد کی طرف سے بھی دینا واجب ہے۔ بالغ اولاد کی طرف سے دینا واجب نہیں۔ البتہ اگر کوئی لڑکا مجنون ہو تو اس کی طرف سے بھی دے۔

مسئلہ: جس نے کسی وجہ سے رمضان کے روزے نہیں رکھے اس پر بھی صدقہ واجب ہے اور جس نے روزے رکھے اس پر بھی واجب ہے۔

مسئلہ: صدقہ فطر میں گندم، کھجور یا منقیٰ آٹا وغیرہ دینا... [illegible] کسی یا اس کی موجودہ قیمت ادا کرنی چاہیئے۔

مصارف: صدقہ فطر بھی انہی لوگوں کو دینا جائز ہے۔ جن لوگوں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔ صدقات واجبہ یا نافلہ کے اوّلین مستحق اور بہترین مصارف مدارس عربیہ کے طلباء نادار ہیں۔ جس میں صدقات ادا کرنے والوں کو دوگنا اجر ہوگا۔ ایک تو صدقات کی ادائیگی کا۔ اور دوسرا اشاعت اسلام و تبلیغ دین میں معاونت کا۔

بقیہ : اخبار ختم نبوت

اور مرزائیوں کو اسرائیلی فوج میں پانچ فیصد بھرتی کا قانونی کوٹہ ملا ہوا ہے کیا اب بھی یہ بات کوئی راز کی ہے کہ مرزائی ٹولہ یہودی جاسوسوں کا گروہ ہے اور ملک کو برباد کرنا چاہتے ہیں موجودہ حالات ملکی سالمیت کا تقاضا ہے کہ اس مرزائی قادیانی گروہ کو بلاتاخیر غیر قانونی جماعت ٹھہرا کر تمام بنیادی اور حساس عہدوں سے ہٹا دیا جائے بصورت دیگر محب وطن لوگ یہ خیال کرنے میں حق بجانب ہوں گے کہ وقت کی حکومت خود ملک کی قسمت سے کھیل رہی ہے۔

آج کے دور میں

ہر گھر کی ضرورت

چینی کے برتن

ہم

نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی (پورسلین) کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں

استعمال میں اعلیٰ ۔ چلنے میں دیرپا

ایک بار آزمائیے

دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ ۲۵/بی سائٹ کراچی فون ۲۹۱۴۲۹

S-I-T-E

خالص اور سفید ـــ صاف وشفاف

شکر

(چینی)

باوانی شوگر ملز لمیٹڈ

پتہ

حبیب اسکوائر ایم اے جناح روڈ (بندر روڈ)

کراچی

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI

Registered S. No. 3221

الحمد للہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیاں عالمی پیمانے پر شروع ہو چکی ہیں اور اب بین الاقوامی سطح پر قادیانیت کا تعاقب ہو رہا ہے جس کی وجہ سے امت میں بیداری پیدا ہو چکی ہے، مسلمان اس فتنہ کو سمجھ چکے ہیں، انشاء اللہ ایک وقت آئیگا باطل کا مکمل خاتمہ ہو جائیگا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تنظیم ہے جو حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے قائم فرمائی، مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے چار چاند لگائے اور شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوریؒ نے اس تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کیا اور اب شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم کی قیادت میں قادیانیت کے خاتمہ کی مہم پر ہے۔

آیئے

اس کام میں آپ بھی شریک ہوں
عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ
اور قادیانیت کا سدِ باب
پوری امت کی ذمہ داری
ہے۔

خدمات اور سرگرمیاں

- پورے ملک میں دفاتر قائم ہیں اور ان میں تربیت یافتہ فاضل مبلغین متعین ہیں
- لاکھوں روپے کے لٹریچر اردو، انگریزی، عربی میں چھاپ کر مفت تقسیم کئے جاتے ہیں
- بارہ دینی مدارس و مساجد ملک کے مختلف علاقوں میں قائم ہیں
- ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے مابین بہت سے مقدمات قائم ہیں جن کی پیروی مجلس کر رہی ہے
- دو ہفت روزہ جرائد شائع ہو رہے ہیں
- ربوہ میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو مسجدیں و دو مدرسے چل رہے ہیں
- ہر سال مختلف علاقوں میں ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا جاتا ہے
- ہر سال دنیا بھر میں مجلس کے مبلغین تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے لئے دورے پر جاتے ہیں
- پاکستان کے مسلمانوں کے تعاون سے تین زبردست تحریکیں چلا کر قادیانیت کا بیڑہ غرق کر دیا ہے۔

بیرون ملک

میں ہمارے بڑھتے بہت بڑھ چکے ہیں۔ بنگلہ دیش، برطانیہ، ماریشش، مغربی جرمنی، جنوبی امریکہ، کینیڈا، متحدہ عرب امارات میں ہماری سرگرمیاں جاری ہیں اور گذشتہ سال لندن میں عظیم الشان بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی بھی اسی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔

آئندہ منصوبے

- انشاء اللہ لندن میں بہت جلد مولانا محمد یوسف متالا مدظلہ کی نگرانی میں مجلس کا ایک جدید دفتر قائم کیا جائیگا جبکہ عربی اور انگریزی میں ماہنامہ "ختم نبوت" شائع کرنے کا پروگرام بھی زیر غور ہے۔
- امسال ملتان میں افریقہ، یورپ اور بنگلہ دیش کے فاضل علماء کے لئے تردید قادیانیت کا کورس مکمل کرا کر انہیں مختلف ملکوں میں مبلغ بنا کر بھیجا جائے گا۔

یاد رکھیے

یہ تمام کام اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔ خوش قسمت وہ لوگ ہیں جن کا مال اس کام میں خرچ ہو رہا ہے۔

آپ بھی اپنا حصہ ڈالیں اور قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے مستحق ہوں۔

اس اہم ترین کام میں

مخیر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ امسال کام کی وسعت کے پیش نظر زیادہ سے زیادہ زکوٰۃ، صدقات، عطیات اور فطرانہ کی رقم سے مجلس کے بیت المال کو مضبوط بنائیں

رقوم مقامی مبلغین کو دیجئے یا درج ذیل جگہوں پر جمع کرائیں

مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان ||| عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

حضوری باغ روڈ۔ ملتان۔ پاکستان فون نمبر ۷۶۳۳۸ ||| جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳ فون نمبر ۷۱۱۶۷۱

- کراچی میں الائیڈ بنک آف پاکستان کھوڑی گارڈن برانچ کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۵۹ میں براہ راست جمع کرا سکتے ہیں۔